REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۳۰ ۔ شمارہ ۱۹

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ: سالانہ ۲۰ روپیہ ۔ ششماہی ۱۰ روپے ۔ ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے ۔ فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۲ رجب ۱۴۰۱ھ ۔ ۷ ہجرت ۱۳۶۰ ہش ۔ ۷ مئی ۱۹۸۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ ہجرت (مئی) ۔ حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۷ شہادت (اپریل) سے بذریعہ موصول شدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضرت اقدس کو ضعف کی تکلیف ہے ۔ اور قارورہ میں انفیکشن بھی ہے۔"

احباب کرام خصوصی توجہ، التزام اور دردِ دل کے ساتھ اپنے پیارے آقا کی صحت و شفایابی کے لئے دن رات عاجزانہ تضرعات میں مشغول رہیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضور پُرنور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور ہر آن اپنے فرشتوں کی تائید سے نوازتا رہے ۔ آمین ۔

قادیان ۴ ہجرت (مئی) ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ البتہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کے گھٹنے کی تکلیف بدستور ہے ۔ کل مورخہ ۳/۵/۸۱ کو امرتسر جاکر ڈاکٹروں کو دکھایا گیا (باقی صفحہ ۱۱ پر)

دارالہجرت ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت

کامیابی اور خیروخوبی سے اختتام پذیر ہوگئی

صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید و وقف جدید کے سالانہ بجٹ منظور کئے جانے کی سفارش

حضور ایدہ اللہ کے بصیرت افروز افتتاحی اور اختتامی خطابات اور پُرسوز دعائیں

ربوہ ۵ شہادت (اپریل) ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں منعقد ہونے والی جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت آج یہاں دن کے ڈیڑھ بجے پُرسوز دعاؤں ۔ ذکرِ الٰہی اور خالص دینی ماحول میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب اور دعا کے بعد کامیابی و کامرانی سے اختتام پذیر ہوگئی ۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ۔

یہ مجلس مشاورت ۳ ۔ ۴ ۔ ۵ شہادت ۱۳۶۰ ہش / اپریل ۱۹۸۱ء کو بروز جمعہ ۔ ہفتہ اتوار ایوان محمود میں منعقد ہوئی ۔ حضور نے تمام اجلاسوں کی صدارت فرمائی ۔ درمیان میں دو دفعہ ۴ ؍ اور ۵ ؍ اپریل کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند منٹ کے لئے مشاورت ہال سے اُٹھ کر باہر تشریف لے جانے کے وقت محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر ضلع فیصل آباد نے مجلس مشاورت کی صدارت کی ۔ حضور ایدہ اللہ نے مجلس مشاورت کا افتتاح دعا سے فرمایا ۔ اور اس کے بعد افتتاحی خطاب سے نوازا ۔ (حضور پرنور کے اس خطاب کا ملخص ص ۳ پر دیا جارہا ہے مدیر بدر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتتاحی خطاب کے بعد فرمایا کہ اب ہم سب کمیٹیوں کی تشکیل کا کام کریں گے ۔ حضور نے محترم مرزا عبدالحق صاحب کو ارشاد فرمایا کہ وہ سٹیج پر آکر مجلس مشاورت کی کارروائی پر حضور کی معاونت فرمائیں ۔ چنانچہ مرزا عبدالحق صاحب نے اس اجلاس کی باقی ماندہ کارروائی کے دوران حضور کے پہلو میں بیٹھ کر مجلس مشاورت کی کارروائی میں حضور کی معاونت کرنے کا شرف حاصل کیا ۔

حضور ایدہ اللہ نے سب کمیٹیوں کی تشکیل سے قبل اپنی صحت کے بارے میں فرمایا کہ گزشتہ مجلس مشاورت سے پہلے گُردے کی جو انفیکشن مجھے شروع ہوئی تھی وہ ابھی تک جاری ہے ۔ کبھی آرام آجاتا ہے اور کبھی بیماری عود کر آتی ہے ۔ حضور نے فرمایا کہ دوسری تکلیف میرے دانت میں پیدا ہوئی جس کی وجہ سے میں بیس پچیس دن تک کھانا نہیں کھا سکا ۔ اور نرم غذا استعمال کرنا پڑی ۔ حضور نے فرمایا کہ نرم غذا جو استعمال کی تو زیادہ تر چاول کھائے ۔ اور چونکہ مجھے ذیابیطس کی تکلیف رہتی ہے اس لئے میں عام طور پر چاول نہیں کھاتا ۔ اور اس طرح پرہیز سے میں نے اپنی بیماری کو کنٹرول کیا ہوا ہے ۔ ڈاکٹر نے مجھے ہدایت کی ہے کہ ہفتے میں دو دن سے زیادہ چاول نہ کھاؤں ۔ اور یہ مقدار بھی دو چھٹانک سے زائد نہ ہو ۔ حضور نے فرمایا کہ اگرچہ میں کھانے بیٹھوں تو اس سے بھی کم ہی کھاتا ہوں ۔ اور بمشکل ایک چھٹانک چاول کھاتا ہوں ۔ حضور نے فرمایا لیکن دانت میں تکلیف کی وجہ سے مسلسل مجھے ۲۴ دن تک چاول کھانے پڑے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میرا شوگر کا لیول یک دم جمپ کرکے زیادہ ہوگیا ۔ اب ایک تو عام کھانا کھانا مشکل تھا ۔ دوسرے شوگر کی تکلیف اور اس کا پرہیز تھا ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عمر میں پہلی دفعہ میں نے کمزوری محسوس کی ۔ حضور نے فرمایا کہ میں تکان تو محسوس کرتا ہوں لیکن کمزوری کبھی محسوس نہیں کی ۔

سب کمیٹیوں کی تشکیل

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے تین سب کمیٹیوں کی تشکیل کی ۔ پہلی سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ کے لئے تھی ۔ حضور نے اس کا صدر محترم مرزا عبدالحق صاحب کو مقرر فرمایا ۔ اور سیکرٹری نمبر ۱ ناظر بیت المال آمد محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد اور سیکرٹری نمبر ۲ ناظر بیت المال خرچ محترم صوفی غلام محمد صاحب تھے ۔ کمیٹی کے صدر نے اعلان کیا کہ اس سب کمیٹی کا اجلاس رات ساڑھے آٹھ بجے صدر انجمن احمدیہ کے کمیٹی روم میں ہوگا ۔

دوسری سب کمیٹی بجٹ تحریک جدید اور وقف جدید کے لئے تھی ۔ اس سب کمیٹی کے ذمہ ایجنڈے کی پہلی تجویز بھی تھی ۔ اس کے صدر عبدالرحیم مدہوش رحمانی صاحب ۔ سیکرٹری نمبر ۱ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اور سیکرٹری نمبر ۲ مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب تھے ۔ اس کمیٹی کے صدر نے اعلان کیا کہ اس کا اجلاس رات ۸½ بجے وکالت تبشیر تحریک جدید میں ہوگا ۔

تیسری سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کے بارے میں تجاویز کے لئے تھی ۔ اس کے صدر محترم اعجاز نصر اللہ صاحب اور سیکرٹری صدر مجلس کارپرداز محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب تھے ۔

اس کے بعد حضور نے اختتامی اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا ۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

مورخہ ۴ ؍ اپریل کو وقت ۹ بجکر ۲۰ منٹ پر مجلس مشاورت کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال (ایوانِ محمود) میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں شروع ہوا ۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے کی ۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کرائی ۔

(باقی دیکھئے ص ۵ پر)

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے ۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۷ ہجرت ۱۳۶۰ ہش

خدمت ہمارا شعار ہے!

کسی فرد یا قوم پر آنے والی مصیبت اگرچہ خود اس کی اپنی شامت اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے، مگر ابتلاء و آزمائش کی ان کٹھن گھڑیوں میں انسانیت کا تقاضا یہی ہے کہ مذہب و ملت اور رنگ و نسل کا امتیاز کئے بغیر ہر دردمند اور مصیبت زدہ انسان کی مدد کی جائے اور اپنی خداداد استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مصائب و آلام میں گرفتار مجبور و لاچار انسانیت کے دکھ درد بانٹے جائیں۔

انسانی تقاضوں سے قطع نظر اگر مذہبی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو بھی روئے زمین پر کوئی مذہب ایسا دکھائی نہیں دیتا جس نے اپنے اپنے رنگ میں خدمت و ہمدردی مخلوق کے احکامات صادر نہ کئے ہوں۔ جبکہ اسلام نے ایک مکمل، جامع اور عالمگیر مذہب ہونے کی حیثیت سے ہمیں اخلاقیات کا جو عظیم درس دیا ہے اس میں نوع انسان کی حقیقی ہمدردی، سچی خیر خواہی اور بے لوث خدمت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

ایک مخلص احمدی کے لئے اسلام کے پیش کردہ ان تمام سنہری اصولوں پر کاربند ہونے کے علاوہ خود سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کا اپنا پاکیزہ عملی نمونہ بھی مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ اپنی حیاتِ طیبہ اور مقصدِ بعثت کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ ؎

بدیں شادم کہ غم از بہر مخلوقِ خدا دارم — ازیں در لذتم کز درد مے خیزد دل آرم
مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است — ہمیں کارم، ہمیں بارم، ہمیں رسم، ہمیں راہم
غمِ خلقِ خدا صرف از زبان خوردن چہ کار است — گرش صد جاں بپا ریزم ہنوزش عذر میخواہم

یعنی میں تو صرف اس بات پر خوش ہوں کہ مخلوق کا غم رکھتا ہوں۔ اور اس درد کے باعث میرے دل سے جو آہ نکلتی ہے اس میں مگن ہوں۔ میرا مقصود، میرا مطلوب اور خواہش خدمتِ خلق ہے۔ یہی میرا کام ہے، یہی میری ذمہ داری ہے، یہی میرا فریضہ اور طریقہ ہے۔ صرف زبان سے خلقِ خدا کا غم کھانے سے کیا فائدہ۔ اگر اس مقصد کے لئے سو جانیں بھی فدا کر دوں تب بھی اس سلسلہ میں اپنی معذوری کا اظہار کرتا ہوں۔

سوز و گداز میں ڈوبے ہوئے ان اشعار کا ایک ایک لفظ بحیثیت جماعت ہم پر خدمت و ہمدردیٔ مخلوق کے تعلق سے جو اہم ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کا ہر فرد نہ صرف ان سے بخوبی آگاہ ہے بلکہ ہماری بانوے سالہ شاندار جماعتی روایات اس حقیقت پر شاہد ناطق ہیں کہ مخلوقِ خدا کی سچی ہمدردی اور انسانیت کی بے لوث خدمت کے ہر موقعہ پر ہم اپنی تمام تر بے مائگی کے باوجود ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ حتیٰ کہ مخالفت کی تیز و تند آندھیاں بھی ہمارے دلوں میں روشن اس شمع کو کبھی گل نہیں کر سکی ہیں۔

گزشتہ ماہ پاکستان کے بعض مقامات پر طوفانِ برق و باد نے جو ہولناک تباہی مچائی اس کی تفصیل بدر کے گزشتہ شمارے میں درج کی جا چکی ہے۔ ہر دو مقامات پر جماعت احمدیہ کے مخلص و ایثار پیشہ خدام نے مسلسل کئی روز تک اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی بے لوث خدمت کا فریضہ جس رنگ میں انجام دیا وہ لائقِ صد تحسین و آفرین ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۹ مارچ ۱۹۸۱ء میں درج شدہ تفصیل کے مطابق نارنگ منڈی پر نازل ہونے والی اس آفتِ ناگہانی کی اطلاع ملتے ہی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ الودود نے ۸ مارچ کو تین افراد پر مشتمل ایک خصوصی امدادی کمیٹی تشکیل فرمائی۔ حضور پُرنور نے اپنی جانب سے اس کمیٹی کو پچاس رضائیاں بطور تحفہ دیں۔ اور ضروری ہدایات سے نوازا۔ ارکانِ کمیٹی اسی روز نارنگ منڈی پہنچے جبکہ ضلع شیخوپورہ کی قیادت کے ۲۸ خدام اور ایک ڈسپنسر پر مشتمل پہلا امدادی گروپ وہاں ایک روز پہلے پہنچ کر امدادی کام شروع کر چکا تھا۔ دیگر مجالس کے خدام کی آمد سے پہلے پہلے خدام کے صرف اس مختصر سے گروپ نے ۱۸۸ مکانات کا ملبہ ہٹایا۔ ۲۰۰ زخمیوں کی مرہم پٹی کی۔ اور متعدد نالیاں صاف کیں۔ ۱۲ مارچ کو قیادت ضلع شیخوپورہ کے تحت ایک کوالیفائڈ ڈاکٹر، تین کمپاؤنڈرز اور متعدد خدام پر مشتمل دوسرا امدادی مرکز قائم کر دیا گیا۔ اسی اثناء میں ربوہ۔ ضلع سیالکوٹ۔ ضلع لاہور اور دیگر مجالس کے سینکڑوں مزید خدام بھی نارنگ منڈی پہنچ کر امدادی کاموں میں جُت گئے۔ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۸۱ء کو ایک مثالی اجتماعی وقارِ عمل ہوا۔ جس میں مذکورہ بالا مجالس کے ۵۳۹ خدام اور ۲۲۲ احمدی معماروں نے رضاکارانہ طور پر حصہ لیا۔ صرف اس ایک روز کے کام میں ۲۶۰ مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ ۵۳ مکانات کی چار دیواری مکمل کی گئی۔ ۱۵ مکانات کی نئی چھتیں ڈالی گئیں۔ اور مجموعی طور پر ۱۶۵۰۰ مکعب فٹ چنائی کا کام کیا گیا۔

امدادی کمیٹی مورخہ ۹ مارچ کو مدنی پور ضلع گوجرانوالہ پہنچی۔ اسی روز قائد ضلع گوجرانوالہ بھی کمیٹی کی ہدایت پر ۸۰ رضاکار خدام کو لیکر وہاں پہنچ گئے۔ شدید بارش اور ژالہ باری کے باعث راستہ خراب ہو جانے کی وجہ سے گو امدادی سامان مدنی پور تک نہیں پہنچایا جا سکا۔ تاہم خدام نے ۸ روز سے ۱۳ مارچ کے عرصہ میں کئی مکانات کا ملبہ ہٹایا۔ دبا ہوا سامان نکال کر دیا۔ نالیاں صاف کیں۔ اور بہت سے نلکوں کی مرمت کر کے پانی کی سہولیات بہم پہنچائیں —!!

یہ امر خاص طور سے قابلِ ذکر ہے کہ اس آسمانی آفت اور قہرِ الٰہی سے ہر دو مقامات پر بفضلہ تعالیٰ کسی احمدی کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ الحمد للہ۔ چند ایک احباب معمولی زخمی ہوئے اور صرف ایک احمدی کے گھر کو نقصان پہنچا۔

ہر دو مقامات پر احمدی خدام کی اس انتھک اور بے لوث خدمت کا خود وہاں کے مقامی لوگوں پر کیا خوشگوار اثر مرتب ہوا اس کا اندازہ نارنگ منڈی سے مدیر محترم ہفت روزہ "لاہور" کے نام موصولہ ایک مسیحی ٹیچر کے اس مفصل مراسلہ سے کیا جا سکتا ہے جسے لاہور مجریہ ۲۲ مارچ ۱۹۸۱ء میں من و عن درج کیا گیا ہے۔ بعض اہم حصے ملاحظہ کیجئے۔ مراسلہ نگار مسیحی دوست رقمطراز ہیں :—

"...... سرکاری امدادی پارٹیوں کے علاوہ یہاں پر صرف دو گروہ رضاکارانہ طور پر امداد کے لئے آئے۔ ایک وہ جو آج بھی بعض اوقات چلتی بسوں کو روک کر مسافروں سے جبراً چندہ نکچہ حاصل کر کے اپنے "بیت المال" میں جمع کر لیتا ہے۔ اس نے لاہور اور دیگر شہروں سے فراہم کردہ سامان اور پارچات وغیرہ یہاں تباہ شدہ گھروں میں تقسیم کئے۔ مگر مذہب یعنی فرقہ کی تمیز کے ساتھ۔ اور دو دو چار چار دفعہ اپنی جماعت کا نام دہرا دہرا کر —— دوسرا گروہ وہ (خدام الاحمدیہ۔ ناقل) وہ ہے جس کی خدمت سب کے لئے تھی۔ جو ضرورت مند بھی اسے خدمت کا موقعہ دے، بلکہ ہم مسیحیوں کے لئے بھی .... یہ تمام پڑھے لکھے نوجوان تھے۔ طلبہ، ملازم، تاجر، کاریگر اور ٹیچر وغیرہ۔ اچھے اور عمدہ لباس پہنے ہوئے، مگر آتے ہی یہ ملبہ ہٹانے اور اٹھانے کے کام میں اس شوق سے جُت گئے جیسے آج اُن کے لئے اس سے باعزت کام اور کوئی نہیں ..... ان پانچ چھ دنوں میں انہوں نے ساتھ ساتھ "مسجد اہلحدیث" کی دیواریں (بھی) تعمیر کیں .... کھانا اجتماعی طور پر (انہوں نے) ...... اپنا کھایا۔ کسی سے پانی تک نہ پیا۔ اور کام سے (ان کی) کسی ٹولی نے اس وقت تک ہاتھ نہیں روکا جب تک اُن کے سپرد کیا ہوا کام پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ گیا۔

مراسلہ نگار اپنے مکتوب میں جماعت احمدیہ کی امدادی کارروائیوں کی تفصیل درج کرنے کے بعد آخر میں لکھتے ہیں کہ :—

"...... میں آپ کے رسالہ "لاہور" کے واسطہ سے اُس جماعت، اُس جماعت کے سربراہ اور اُن نوجوانوں کی ماؤں کو سلام کرتا ہوں جن کی نیک تربیت نے اپنے فرزندوں کے دلوں میں انسانیت کی خدمت اور تعمیر کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے ...... یہ جہاں بھی رہیں خداوند خدا ان کو خوش و خرم رکھے —— آپ اندازہ نہیں کر سکتے ان خدا ترس نوجوانوں نے ان چند ایام ہی میں یہاں کے تباہ حالوں کے دلوں کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی کتنی دعائیں حاصل کی ہیں۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بھی زیادہ مفید اور مؤثر رنگ میں انسانیت کی بے لوث اور حقیقی خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ الودود نے پندرھویں صدی ہجری کے لئے حمد اور عزم کے ساتھ ساتھ محبت و پیار اور خیر خواہی و خدمت کا جو عظیم الشان ماٹو ہمیں عطا فرمایا ہے ہم اس کے تقاضوں کو بطریقِ احسن پورا کرنے والے ہوں۔ آمین۔

(خورشید احمد انور)

ہم نے دُنیا کے دلوں پر قوتِ احسان اور پیار کا دھاوا بولنا ہے

دُنیا بھر کا رجحان اب حقیقی اسلام کی طرف ہو رہا ہے جو قرآن کریم کے ذریعہ بھیجا گیا ہے

۶۲ ویں مجلسِ مشاورت کے افتتاحی اجلاس سے سیدنا حضور ایدہ اللہ کا خطاب

ربوہ ۳ شہادت (اپریل)۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ دُنیا بھر کا رجحان اب حقیقی اسلام کی طرف ہو رہا ہے جو قرآن کریم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور ہم نے دُنیا کے دلوں پر اور قوتِ احسان اور پیار کا دھاوا بولنا ہے۔ حتّٰی کہ یہ دُنیا جنّت کا نمونہ بن جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج یہاں تیسرے پہر ایوانِ محمود میں جماعتِ احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلسِ مشاورت کے افتتاحی اجلاس سے خطاب فرما رہے تھے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چار بجے کے قریب مجلسِ مشاورت ہال میں تشریف لائے۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم مولوی مفتی احمد صادق صاحب نے کی اس کے بعد حضور نے ابتدائی دُعا کے ذریعہ مجلسِ مشاورت کا آغاز فرمایا۔

پندرھویں صدی کی پہلی مشاورت

حضور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ہماری یہ مشاورت دونوں پہلوؤں سے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ ایک تو یہ کہ صدی ہجری کے لحاظ سے یہ پندرھویں صدی کی پہلی مشاورت ہے۔ اور دوسرے اس لئے کہ صدسالہ جوبلی کا جو منصوبہ اپنی جماعتی زندگی کی دوسری صدی کے استقبال کے لئے بنایا گیا ہے یہ مشاورت اس کے عین وسط میں آئی ہے۔

حضور نے جوبلی منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آنے والی صدی کے استقبال کے لئے جو کام کرنے ہیں اس میں سے کچھ ہو رہے ہیں۔ اور کچھ کے لئے کوشش جاری ہے۔ چونکہ یہ منصوبہ بہت بڑا ہے۔ اس لئے بڑا وقت ہے بڑی کوشش چاہتا ہے۔ اور اس کے مطابق وسائل چاہتا ہے۔ حضور نے فرمایا، لیکن اس کے لئے اتنے وسائل میسر نہیں ہیں جتنے چاہئیں۔ اس ضمن میں حضور نے صدسالہ منصوبے کے ایک حصّے تراجم قرآن مجید کا ذکر فرمایا اور بطورِ مثال فرانسیسی ترجمے کی بعض تفاصیل سے آگاہ فرمایا۔ حضور نے بتایا، ہم کسی عیسائی یا دہریہ سے تو قرآن کریم کا ترجمہ کروا کے تسلّی نہیں پا سکتے۔ اس کے لئے ان زبانوں کے احمدی ماہرین چاہئیں۔ یا اگر وہ میسر نہ آئیں تو ایسے سکالر اور ماہرینِ السنہ چاہئیں جو ہم سے تعلق رکھتے ہوں۔ اور جن پر ہم اعتماد کر سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کوشش اور خواہش پچھلے سات سال سے جاری ہے۔ فرانسیسی ترجمے کے بارے میں حضور نے بتایا کہ ابتداء میں یہ کام ماریشس میں فرانسیسی بولنے والے احباب کے سپرد کیا گیا۔ مگر اس پر اعتراض ہوتے رہے۔ اور جب آخر کار تیار ہو گیا تو جس پرنٹنگ کمپنی کو یہ ترجمہ چھپنے کے لئے دیا گیا اس نے یہ کہہ کر ترجمہ چھاپنے سے انکار کر دیا کہ یہ ترجمہ اس کمپنی کے معیار کے مطابق نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے قرآن کریم کا معیار تو اس کمپنی سے اونچا ہے۔ اس لئے یہ ترجمہ ہر لحاظ سے معیاری ہونا چاہیئے۔ چنانچہ فرانسیسی زبان کے ماہر ایک بزرگ، جو کہ عالمی عدالتِ انصاف کے سابق رجسٹرار تھے ان سے رابطہ قائم کیا گیا۔ انہوں نے یہ کام بڑی خوشی سے اپنے ذمہ لے لیا۔ ان کا رابطہ مزید ایک اور فرانسیسی سکالر سے بھی کروایا گیا جو کہ اسلام کے بڑے مدّاح ہیں۔ لیکن آج کل کے حالات کی وجہ سے ابھی مسلمان نہیں ہوئے۔ حضور نے اُن صاحب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے ایک کتاب میں یہ ثابت کیا ہے کہ بائیبل کا ایک حکم بھی سائنس کے جدید تقاضوں پر پورا نہیں اُترتا۔ اور قرآن کریم کا ایک بھی حکم ایسا نہیں جو سائنس کے جدید تقاضوں کے خلاف ہو۔

اور اُس نے لکھا ہے کہ یہ بات جان کر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ قرآن کریم کا مصنّف کوئی انسان نہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ حضور نے اس اُمید کا اظہار کیا کہ اب یہ معاملہ کامیابی سے چل پڑا ہے اور اُمید ہے کہ اس سال کے اختتام سے قبل فرانسیسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ سامنے آجائے گا۔

اٹیلین ترجمہ قرآن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اٹیلین زبان میں ترجمہ قرآن کے بارے میں بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے چالیس پچاس سال پہلے اٹیلین زبان میں قرآن کریم کا ایک ترجمہ کروا کے رکھا ہوا تھا۔ مگر وہ نظرِ ثانی کا محتاج تھا۔ اب ایک سمجھدار اور قابل شخص اٹیلین زبان کا ماہر مل گیا ہے۔ اس نے کچھ حصّہ مکمل کر لیا ہے۔ اور یہ کام بھی اب انشاء اللہ مکمل ہو جائے گا۔ حضور ایدہُ اللہ نے فرمایا کہ یہ دقتیں تو موجود ہیں۔ لیکن کوئی روک ایسی نہیں ہے جو یہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھلانگ نہ لے۔ اور یہ کام تو اللہ کا ہے۔ اور بہرحال ہونا ہے۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

حضور ایدہ اللہ نے دُنیا کی اہم زبانوں میں تراجم قرآن مجید کا تفصیلی ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس وقت فرانسیسی زبان اور اٹالین زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ سپینش زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ نظرِ ثانی باقی ہے۔ پرتگالی زبان میں ترجمہ موجود ہے نظرِ ثانی ہونے والی ہے۔ روسی زبان میں ترجمہ موجود ہے، نظرِ ثانی باقی ہے۔ اور چینی زبان میں کوئی ترجمہ موجود نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ہم ان تمام زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کر دیں تو دُنیا کے ۸۰ فیصد کے ہاتھ میں وہ ترجمہ دے سکتے ہیں جو وہ خود سمجھ سکتا ہے۔

مختصر رسائل کی سکیم

حضور ایدہ اللہ نے صدسالہ جوبلی کی ایک اور شق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا منصوبہ یہ تھا کہ ہم بہت سے چھوٹے چھوٹے رسالے شائع کریں گے۔ مثال کے طور پر دیباچہ تفسیر القرآن کا فرانسیسی ترجمہ ہو چکا ہے۔ یہ ترجمہ جب یہاں کے ایک فرانسیسی بولنے والے سفیر کو دیا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ اتنا دلچسپ تھا کہ جب تک ختم نہ کر لیا اسے چھوڑا نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے علاوہ دیباچہ تفسیر القرآن میں بہت سے ایسے موضوعات ہیں جن کو علیحدہ علیحدہ کر کے چھاپا جائے تو اس سے چھوٹے چھوٹے رسالے شائع کئے جا سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک اہم انگریزی ترجمہ کی کتاب

ESSENCE OF ISLAM

کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور ملفوظات پر مشتمل اقتباسات کے انگریزی ترجمہ پر مشتمل ہے۔ اس کی ایک جلد شائع ہو چکی ہے جس میں اللہ، اسلام، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے موضوعات پر تحریرات جمع کی گئی ہیں۔ اس کی دوسری جلد پریس میں ہے غالباً اس ماہ میں آجائے گی۔ اس کے بعد غالباً دو جلدیں اور شائع ہوں گی۔

حضور نے ایک اور سکیم کا ذکر فرماتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پر مشتمل فولڈر شائع کرنے کا بھی منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اب تک جماعت احمدیہ کے دُنیا بھر میں پھیلے ہوئے مبلغین نے ۱۴ یا ۱۶ زبانوں میں یہ فولڈر شائع کر دیئے ہیں۔ انگلستان۔ امریکہ۔ جرمنی۔ سپین کے ممالک کی زبانوں اور فرنچ زبان میں یہ فولڈر شائع ہو چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوئٹزرلینڈ کے مبلغ اسلام مکرم نسیم مہدی صاحب کا تعریفی انداز میں ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ نسیم مہدی نے بڑی ہمت کی۔ سوئٹزرلینڈ سے اٹالین زبان اور دیگر زبانوں میں فولڈر شائع کئے۔ وہاں کی دیہاتی زبانوں میں جو پہاڑوں میں رہتے ہیں ان میں بھی ایک فولڈر چھاپا۔ حضور نے فرمایا کہ اس نے مجھے پُوچھا کہ یوگوسلاویہ کی زبان میں بھی کیا یہ فولڈر شائع کر دیا جائے۔ اس پر میں نے اجازت دے دی۔ اس طرح سے چھ فولڈر صرف نسیم مہدی نے چھ زبانوں میں شائع کر دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹرکش۔ جاپانی۔ اور یورپ کی زبانوں میں

ڈینش ۔ سپینش ۔ نارویجین وغیرہ زبانوں میں بھی فولڈر شائع ہو چکے ہیں ۔ حضور نے فرمایا کہ فولڈر کا بڑا ہی فائدہ ہے ۔ اب گرمیوں کا موسم آ رہا ہے ۔ یہ سیاحت کا موسم ہے یورپ کے ایک ایک ملک میں کئی کئی لاکھ سیاح ایک وقت میں موجود ہوتے ہیں ۔ اور یہ ساری دُنیا سے آئے ہوئے ہوتے ہیں ۔ مثلاً ایک جاپانی سیاح یورپ کی سیاحت پر جاتا ہے ۔ ڈنمارک پہنچتا ہے تو اُسے وہاں پر اپنی زبان میں جماعت احمدیہ کی تعلیمات پر مبنی فولڈر ملتا ہے ۔ پھر وہ سوئٹزرلینڈ میں جاتا ہے وہاں پر بھی اُسے اپنی زبان میں فولڈر ملتا ہے ۔ اس طرح وہ جس شہر میں بھی جاتا ہے اُسے اپنی زبان میں فولڈر ملتا ہے ۔ تو اُس کے ذہن کو ایک جھٹکا سا لگتا ہے کہ یہ بڑی منظم جماعت ہے ۔ اس کے بارے میں جاننا چاہیئے ۔ تو یہ کوشش ہے کہ دُنیا کی ساری اہم زبانوں میں فولڈر چھاپے جائیں ۔ اس میں صفحہ اوّل پر حضور کی تصویر درمیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر ہو ۔ حضور نے تصویر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یورپ کے لوگ بڑے قیافہ شناس ہیں ۔ وہ تصویر دیکھ کر اندازہ کر لیتے ہیں کہ یہ کیسا آدمی ہے ۔ حضور نے ایک سخت متعصب شخص کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھتے ہی موم ہو گیا ۔ حضور نے تصویر کی شرعی حیثیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم بُت پرست نہیں ہیں ۔ جماعت احمدیہ تصویر کو بُت پرستی کا ذریعہ قیامت تک نہیں بنائے گی ۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا فائدہ اُٹھانا چاہیئے ہمیں ۔ حضور نے فرمایا کہ بعض خشک ذہن بہت سی چیزوں میں اُلجھ جاتے ہیں ۔ اور تصویر کا انکار کرتے ہیں ۔ تصویر کی پرستش منع ہے لیکن تصویر کے ذریعہ اگر ہم کسی رُوح کو خدا کے آستانہ پر لا سکیں تو اس پر کوئی اعتراض نہ مذہباً ہو سکتا ہے ، نہ عقلاً نہ اخلاقاً ۔

دُوسری کسرِ صلیب کانفرنس

صد سالہ جوبلی فنڈ کے شیریں ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ۱۹۷۸ء میں ہم نے برطانیہ میں مسیح کے صلیب سے اُترنے کے موضوع پر کانفرنس منعقد کی تھی ۔ اب اگلے سال ۱۹۸۲ء میں امریکہ میں ایسی ہی کانفرنس ہوگی ۔ حضور نے بتایا کہ امریکہ بڑا ملک ہے ۔ یہاں پر مذہبی کانفرنسیں بھی بڑے پیمانے پر منعقد ہوتی ہیں ۔ چنانچہ جس ہال کو ہم نے کرائے پر لے کر اس میں کانفرنس کرنی تھی اس کے بارے میں دو سال قبل ہی ہمیں امریکہ کے لوگوں نے تاریں دیں کہ اس کو ابھی سے بُک کروالیا جائے ورنہ وقت پر ہال نہیں مل سکے گا ۔ اس ہال کا دو دن کا کرایہ ۴ لاکھ روپے ہے ۔ یعنی ۴۰ ہزار ڈالر ۔ اس ہال کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ڈوئی نے اسلام کے خلاف تقریر کی تھی ۔ اسی بات نے ہم کو یہ کانفرنس اس ہال میں کرنے کے لئے غیرت دلائی ۔ حضور نے بتایا کہ اس ہال میں ڈوئی کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں نے اسلام کے خلاف تقاریر کی ہیں ۔ بڑے بڑے پادری بھی اس ہال سے بولے ہیں ۔ بلی گراہم نے بھی تقریر کی ہے ۔ لیکن آج تک کسی نے اس ہال میں اسلام کے حق میں کوئی تقریر نہیں کی ۔ جماعت احمدیہ پہلی جماعت ہے جو اس ہال میں اسلامی تعلیم کا پرچار کرے گی ۔ اس ہال میں ۴ ہزار آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے ۔ اور اس ہال کے منتظمین اپنے خرچ پر اس ہال میں ہونے والی ہر کارروائی کی فلم تیار کرتے ہیں ۔ اور اس ہال کی لائبریری میں اس کے ریڈیو کیسٹ رکھتے ہیں ۔ اس طرح سے ہماری کانفرنس کی فلم بھی تیار ہوگی جو ہم چاہیں تو قیمت دے کر حاصل کر سکتے ہیں ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس وقت دُنیا میں ہر طرف اسلام کی طرف رجحان ہو رہا ہے ۔ انسانی دماغ چاہے وہ روس کا ہو یا گندمیں پھنسے ہوئے امریکہ کا ہو یا امریکہ کے اس جنگلی معاشرے کا ہو جہاں کوئی قانون اور معاشرہ نہیں ہے ۔ ان کا بھی اسلام کی طرف رجحان ہو رہا ہے ۔ اور اُس اسلام کی طرف رجحان ہے جو قرآن کے ذریعہ نازل کیا گیا ہے ۔ اُس اسلام کی طرف رجحان نہیں ہے جو لوگوں نے اپنے آپ ہی بنا لیا ہے ۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام پر ایک بڑا ظلم یہ ہو رہا ہے کہ بغیر کسی شرم و حیا کے اسلام کے ایک ایک حکم کو توڑا جا رہا ہے ۔ حضور نے اس کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سلسلے میں ایک بڑا ظلم یہ ہُوا کہ ایک مُلک کے مفتیٔ اعظم نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ شراب تو عرب والوں کے لئے حرام کی گئی تھی جو گرم مُلک ہے ۔ جو ٹھنڈے ملک ہیں وہاں پر اس کی اجازت ہے ۔ حضور نے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ کو علم نہیں تھا کہ دُنیا میں ٹھنڈے مُلک بھی ہیں ؟

خالص اسلام

حضور نے فرمایا کہ ہم نے اسلام سے بدعات کو دُور کر کے خالص اسلام ، نوعِ انسانی کے سامنے پیش کرنا ہے ۔ اور اس کا حُسن اور نُور قرآن عظیم کے ذریعہ پیش کر کے دُنیا والوں کے دل جیتنے ہیں ۔ ہم کمزور ہیں ۔ دُنیا کے دھتکارے ہوئے ہیں ۔ لیکن ہم نے کوشش بہرحال کرنی ہے ۔ حضور نے احباب جماعت کو تنبیہہ فرمائی کہ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو خدا کوئی اور قوم لے آئے گا ۔ کیونکہ خدا کے منصوبوں کو تو کسی کی کمزوری یا بے پروائی ناکام نہیں کر سکتی ۔ خدا تعالیٰ کے منصوبوں کو تو بہرحال کامیاب ہونا ہے ۔ اس کے لئے تیار ہو جائیں ۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن تو دُنیا کے لئے اتنا حسین معاشرہ پیدا کرنا چاہتا ہے کہ جب وہ معاشرہ بن جائے گا تو یہ کہنا مشکل ہو جائے گا کہ یہ دُنیا اچھی ہے یا وہ جنت اچھی ہے جو مرنے کے بعد ملنے والی ہے ۔

حضور کا خطاب چار بجکر ۴۸ منٹ پر ختم ہُوا ۔ یہ افتتاحی خطاب ۴ بجکر ۱۸ منٹ پر شروع ہُوا تھا ۔ اس طرح سے حضور نے نصف گھنٹہ تک نمائندگان شوریٰ سے خطاب فرمایا ۔

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۷ و ۸ اپریل ۱۹۸۱ء)

خاندان حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام میں شادی کی بابرکت تقریب

احباب جماعت کو نہایت خوشی اور مسرت سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کی شادی ۱۱ اپریل ۱۹۸۱ء کو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صاحبزادی عزیزہ محترمہ صاحبزادی فائزہ صاحبہ کے ہمراہ بخیر و خوبی انجام پائی ۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ۔

برات ۱۱ اپریل کو شام ساڑھے پانچ بجے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سرکردگی میں قصرِ خلافت سے روانہ ہو کر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے گھر واقع دار الصدر پہنچی ۔ یہاں پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دولہا کے گلے میں ہار ڈال کر برات کا استقبال کیا ۔ دیگر احباب نے بھی دولہا کو گلاب کے سُرخ پھولوں سے لاد دیا ۔

اس سے پہلے حضور ایدہ اللہ سوا پانچ بجے قصرِ خلافت کے لان میں تشریف لائے حضور کے ہمراہ دولہا محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سفید پگڑی اور کریم کلر شیروانی میں ملبوس نہایت وجیہہ لگ رہے تھے ۔ حضور نے احباب کرام کو شرفِ مصافحہ سے نوازا اور چند منٹ تک باراتی احباب کے درمیان تشریف فرما رہے ۔ اس موقعہ پر احباب کی خدمت میں ٹھنڈی بوتلیں پیش کی گئیں ۔

بارات کے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے گھر پہنچنے پر رُخصتانہ کی تقریب کا آغاز ہُوا ۔ سب سے پہلے مکرم محی الدین شاہ صاحب انڈونیشین نے نہایت خوش الحانی سے تلاوت قرآن کریم کی ۔ اس کے بعد مکرم سید صہیب احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دُعائیہ اشعار دُرِّ ثمین میں سے خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائے ۔ بعد ازاں تقریب رخصتانہ کی مناسبت سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز شعراء میں سے بعض نے دُعائیہ اشعار پڑھے ۔ جو اس تقریب کے لئے کہے گئے تھے ۔ سب سے پہلے محترم چوہدری شبیر احمد صاحب ربوہ نے اپنے اشعار خوش الحانی سے سُنائے ۔ بعد ازاں مکرم عبد المنان ناہید صاحب لاہور نے اپنی نظم سُنائی ۔ اس کے بعد مکرم عبد الرشید صاحب تبسم لاہور نے اپنا کلام پیش کیا ۔ اور آخر میں محترم چوہدری محمد علی صاحب سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے اپنے پُردرد دُعائیہ اشعار سُنائے جو نہایت ہی مُؤثر تھے ۔ اس کے بعد چھ بجکر دس منٹ پر حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کروائی ۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہُوئے ۔

تقریب رخصتانہ میں مُلک کے دُور و نزدیک سے آئے ہوئے سینکڑوں احباب اور پردے میں خواتین شامل تھیں ۔ ان میں ہر طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد تھے ۔ جن میں صحافی ۔ سرکاری ملازم ۔ دانشور وغیرہ شامل تھے ۔ رخصتانہ کے موقعہ پر احباب کی خدمت میں ٹھنڈی بوتلیں پیش کی گئیں ۔ اور ربوہ سے باہر سے آئے ہوئے احباب کی خدمت میں چائے کا علیحدہ جگہ انتظام کیا گیا تھا ۔

اگلے روز ۱۲ اپریل کو سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قصرِ خلافت کے عقبی لان میں رات نو بجے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام فرمایا ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ رات ساڑھے آٹھ بجے تشریف لائے ۔ (باقی صفحہ ۹ پر)

جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت - بقیہ صفحہ اوّل

تعمیل فیصلہ جات سال گزشتہ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اب ان فیصلوں کی تعمیل کے متعلق رپورٹ پیش کی جائے جو گزشتہ سال کی مجلس مشاورت میں کئے گئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ناظر تعلیم نے پہلے ناظر تعلیم کی حیثیت سے نظارت تعلیم سے متعلق اور پھر صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کی حیثیت سے نظارت بہشتی مقبرہ سے متعلق فیصلوں کی رپورٹ پڑھ کر سُنائی۔ آپ کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے اپنی نظارت سے متعلق فیصلوں کی تعمیل سے متعلق رپورٹ پڑھ کر سُنائی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے ایک ایسی تجویز سے متعلق وضاحت پیش فرمائی جو جماعتوں میں قاضیوں کے تقرر سے متعلق کسی جماعت کی طرف سے بھجوائی گئی تھی۔ لیکن اسے مجلس مشاورت میں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

رپورٹ اضافہ بجٹ بدوران سال

اس کے بعد محترم میجر حمید احمد صاحب کلیم سیکرٹری مجلس مشاورت نے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں اضافہ جات بجٹ بدوران سال سے متعلق رپورٹ، نیز وہ تجاویز پڑھ کر سُنائیں جو مختلف جماعتوں کی طرف سے مجلس مشاورت میں پیش کرنے کے لئے موصول ہوئیں۔ مگر صدر انجمن احمدیہ نے بعض وجوہ کی بنا پر انہیں مجلس مشاورت میں پیش کرنے سے متعلق اتفاق نہیں کیا۔ اور حضور ایدہ اللہ نے انہیں مجلس مشاورت میں پیش نہ کرنے سے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی سفارش منظور فرمائی۔

رپورٹ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تجویز بھیجنے والے کا پہلا فرض ہے کہ وہ ضروری معلومات اکٹھی کرے۔ وہ دوستوں سے ملے۔ یہاں خط لکھے۔ اور پھر مجلس مشاورت میں پیش کرنے کے لئے کوئی تجویز بھیجے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ جو تجویز بھیجے اس پر پہلے ہی عمل ہو رہا ہو۔ اور کوئی نیا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہ ہو۔

نیز فرمایا کہ شوریٰ کا یہ قانون ہے کہ کوئی فرد واحد مجلس مشاورت میں پیش کرنے کے لئے کوئی تجویز نہیں بھیج سکتا۔ بلکہ جماعت کو باہم مشورہ کر کے کوئی تجویز بھیجنی چاہیئے۔

رپورٹ سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رپورٹ سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ نیز محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو ارشاد فرمایا کہ وہ سٹیج پر تشریف لا کر حضور ایدہ اللہ کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ محترم چوہدری صاحب سٹیج پر تشریف لے آئے اور آپ کو اس اجلاس کی کارروائی کے دوران حضور ایدہ اللہ کے پہلو میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

اس کے بعد محترم مرزا عبد الحق صاحب صدر سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ نے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۵ (میزانیہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بابت سال ۶۱-۱۳۶۰ ہش) کے متعلق سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ پڑھ کر سُنائی۔ آپ نے پہلے سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی رپورٹ کا خلاصہ بیان فرمایا۔ اور فرمایا موجودہ مہنگائی کے پیش نظر سٹینڈنگ فنانس کمیٹی نے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کے کارکنان کے موجودہ گریڈوں کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ سفارش کی تھی کہ یکم جولائی ۱۹۸۱ء سے

۱۔ مہنگائی الاؤنس ۳۵ روپے موجودہ گریڈ میں ضم کر دیا جائے۔

۲۔ موجودہ تنخواہ بمعہ مہنگائی الاؤنس (۳۵ روپے) میں بیس فیصد اضافہ کر کے نئے گریڈ بنائے جائیں۔

۳۔ سالانہ ترقی میں بھی تقریباً بیس فیصد اضافہ کیا جائے۔ (ان اصولوں کے مطابق نئے گریڈ بھی تجویز کئے گئے)

۴۔ جو کارکن ہسپتال، دار الضیافت یا ایسے دوسرے اداروں میں جہاں مہنگائی الاؤنس ۱۱۰ روپے ماہوار یا اس سے زیادہ ملتا ہے کام کرتے ہیں ان کے مہنگائی الاؤنس میں سے ۳۵ روپے کم ہو جائیں گے۔

۵۔ پنشنروں کا موجودہ مہنگائی الاؤنس دس روپے پنشن میں مدغم کر دیا جائے۔ اور مزید تین روپے ماہوار پنشن میں اضافہ کیا جائے۔

۶۔ جو پسماندگان گزارہ الاؤنس لے رہے ہیں ان کے الاؤنس میں بھی ۳۰ روپے ماہوار اضافہ کیا جائے۔

۔ گندم اور موسم سرما کی امداد حسب سابق رہے گی۔

ان سفارشات کی روشنی میں صدر انجمن احمدیہ کے اخراجات خالص کے بجٹ عملہ میں ۵,۰۰,۰۰۰ روپے کا اضافہ ہوگا۔ اس قدر رقم ریزرو براستے غیر معمولی اخراجات میں منتقل کئے جانے کی سفارش ہے۔ باقی ریزرو ۷,۱۸,۲۶۹ روپے رہ جائے گا۔

صیغہ جات امانتی کے بجٹ عملہ میں بارہ ہزار روپے کا اضافہ ہوگا۔ جس کے لئے اخراجات میں رکھی گئی مد ریزرو سے رقم منتقل کئے جانے کی سفارش ہے۔

مشروط مد عملہ میں ۹۰۰/- روپے کا اضافہ ہوگا اور اسی قدر آمد میں بھی اضافہ ہوگا۔

اس کے بعد محترم مرزا عبد الحق صاحب نے فرمایا، سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ کے سامنے ۱,۲۸,۲۱,۰۳۹ روپے کے آمد و خرچ پر مشتمل بجٹ پیش کیا گیا۔ جو گزشتہ سال کے بجٹ پر دس فیصد اضافہ کے ساتھ تجویز کیا گیا ہے۔ اور اس طرح اس سے ۱۱,۸۹,۸۹۷ روپے زیادہ کا ہے۔ نیز جلسہ سالانہ کا مجوزہ بجٹ، اس کی شرح کو مدنظر رکھتے ہوئے مجموعی بجٹ چندہ عام و حصہ آمد کے مطابق ہے۔ اخراجات میں صرف ناگزیر اضافے کئے گئے ہیں۔

سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل سفارشات کے ساتھ اس میزانیہ کو منظور کر لینے کی سفارش کی۔

۱۔ سٹینڈنگ فنانس کمیٹی نے کارکنان کے گریڈوں میں یکم جولائی ۱۹۸۱ء سے بیس فیصد اضافہ کی جو تجویز پیش کی ہے اس سے سب کمیٹی کی اکثریت کو اتفاق ہے۔

۲۔ اس سال بجٹ کی کاپی ممبران کو شوریٰ سے پہلے مہیا نہیں کی گئی جس کی وجہ سے وہ اس پر غور نہ کر سکے۔ آئندہ کے لئے تجویز کی جاتی ہے کہ بجٹ شوریٰ سے کم از کم پندرہ دن پہلے چھپ جانا چاہیئے۔ اور ناظر صاحب بیت المال خرچ کی طرف سے اُمراء کو خط جانا چاہیئے کہ بجٹ چھپ چکا ہے۔ اگر منگوانا چاہیں تو آدمی بھیج کر منگوالیں۔

۳۔ جدید اخراجات کی رقم مبلغ ۲۴۴۶۹ روپے کو بھی منظور کر لینے کی سفارش کی جاتی ہے۔

۴۔ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال کی ایک چٹھی ہسپتال کے عملہ کے مجوزہ گریڈوں سے متعلق کمیٹی میں پیش کی گئی۔ کمیٹی کے نزدیک اس چٹھی میں بیان کردہ باتوں میں سے بعض وضاحت طلب ہیں۔ اس لئے سٹینڈنگ فنانس کمیٹی ان امور پر دوبارہ غور کر کے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں رپورٹ کرے۔

ارشاد حضور: فضل عمر ہسپتال ربوہ کے سارے آمد و خرچ کا گوشوارہ تیار کر کے پیش کیا جائے۔ یعنی یہ بتایا جائے کہ ہسپتال کو صدر انجمن احمدیہ سے فیسوں کے ذریعہ عطایا اور دوسرے ذرائع سے کیا آمد ہوئی۔ اور اس کے مقابل کیا خرچ ہوا۔ جب یہ ساری تفاصیل سامنے آجائیں گی تو پھر میں دیکھ لوں گا کہ کیا کرنا ہے۔

عمومی اور تفصیلی بحث

اس کے بعد محترم چوہدری احمد مختار صاحب کی دعوت پر مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب ناصر، مکرم منور شمیم صاحب خالد ربوہ اور مکرم محمد شریف صاحب راولپنڈی نے عمومی بحث میں اور اس کے بعد مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب لاہور۔ مکرم مرزا امتیاز احمد صاحب سرگودہا۔ مکرم لئیق احمد صاحب فیصل آباد۔ مکرم محمد رشید صاحب ارشد نوشہرہ چھاؤنی۔ اور مکرم ملک محمود احمد صاحب راولپنڈی نے تفصیلی بحث میں حصہ لیا۔

تفصیلی بحث کے دوران مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب تقریر کر رہے تھے کہ حضور چند منٹ کے لئے ہال سے باہر تشریف لے گئے۔ اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ فیصل آباد نے شوریٰ کی کارروائی جاری رکھی۔ تفصیلی بحث ابھی ختم ہی ہوئی تھی کہ حضور واپس تشریف لے آئے۔ اور کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد حضور نے فرمایا۔ جو دوست سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ کی سفارشات کے حق میں اپنا ووٹ دینا چاہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق ان سفارشات کے حق میں اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ اور حضور نے فرمایا

منظور ہے!

سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ کی کارروائی ختم ہو جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سوا بارہ بجے بعد دوپہر کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے اس اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

مورخہ ۴ اپریل ۱۹۸۱ء کو بعد از وقفہ طعام و نماز ظہر و عصر دوسرا اجلاس شام ۴ بجے کے بعد شروع ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف فرما ہو کر امیر صاحب ضلع شیخوپورہ محترم چوہدری انور حسین صاحب کو طلب فرمایا۔ اور اس طرح سے چوہدری انور حسین صاحب نے

کچھ عرصہ تک حضور کی شمولیت میں مجلس شوریٰ کی کارروائی میں حضورؒ کا ہاتھ بٹایا۔

سب کمیٹی تحریکِ جدید و وقفِ جدید کی رپورٹ

اس اجلاس میں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر سب کمیٹی بیزانیہ تحریکِ جدید و وقفِ جدید کی رپورٹ پیش ہونی تھی چنانچہ حضور کے ارشاد پر سب کمیٹی کے صدر محترم عبدالرحیم مدہوش رحمانی صاحب تشریف لائے۔ اور انہوں نے سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

اس کمیٹی کا اجلاس ۳ اپریل ۱۹۸۱ء کو رات ساڑھے آٹھ بجے دفتر وکالت تبشیر میں ہوا۔ ایک رکن کے سوا جو بیمار تھے باقی تمام اراکین حاضر تھے۔

سب کمیٹی کی رپورٹ کا خلاصہ یوں ہے کہ سب کمیٹی میں سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی سفارشات پڑھ کر سنائی گئیں۔ اور ممبران سب کمیٹی نے سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی جملہ سفارشات سے اتفاق کیا۔ اور بجٹ میں بعض ترامیم کی سفارش کی گئی۔ تحریکِ جدید کا ۴ کروڑ باون لاکھ ۶۳ ہزار روپے کا بجٹ منظور کرنے کی سفارش کی گئی۔

فنانس کمیٹی کی سفارشات منظور کرنے کے نتیجہ میں تحریکِ جدید کے عملے کے ارکان کی تنخواہوں میں دو لاکھ اسی ہزار روپے کا اضافہ ہوگا۔ فنانس کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ عملے کی تنخواہوں میں بیس فیصدی اضافہ کر دیا جائے۔ اور ۳۵ روپے مہنگائی الاؤنس تنخواہ میں ضم کر دیا جائے۔ اور دیگر مراعات بحال رکھی جائیں۔ سب کمیٹی نے بجٹ عملہ میں دو لاکھ اسی ہزار روپے کا اضافہ پورا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کئے گئے۔

۱۔ ریزرو میں سے دو لاکھ روپے منتقل کئے جائیں۔

۲۔ دفتر دوم کے بجٹ میں تیس ہزار روپے کا اضافہ کر دیا جائے۔ اس طرح سے دفتر دوم کا بجٹ ۱۲ لاکھ تیس ہزار روپے ہو جائے گا۔

۳۔ آمد اراضیات سندھ کے بجٹ میں ۵۰ ہزار روپے کا اضافہ کر کے اس کا مجوزہ بجٹ چھ لاکھ پچاس ہزار روپے ہو جائے گا۔ اس طرح شرح آمد بجٹ میں ۱۴ ہزار روپے کا اضافہ بوجہ تبدیلی گریڈ کیا جائے گا۔ سب کمیٹی نے چندہ تحریکِ جدید میں اضافہ کے لئے بعض مفید اقدامات تجویز کئے۔

اس کے بعد بجٹ پر عمومی بحث کے لئے مکرم لئیق احمد صاحب فیصل آباد آئے۔ اور مکرم محمد اسحاق صاحب لاہور نے تفصیلی بحث میں حصہ لیا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر بجٹ پر رائے شماری ہوئی اور اراکین مجلس مشاورت نے متفقہ طور پر بجٹ منظور کرنے کی سفارش کی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی سالانہ رپورٹ سیکرٹری فاؤنڈیشن مکرم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) اقبال شمیم صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ اس میں فاؤنڈیشن کے قیام کے بعد اب تک کی کارروائی کی تفاصیل بتائی گئی تھیں۔ اور آئندہ کے پروگراموں میں خلافت لائبریری کی توسیع۔ خطباتِ حضرت مصلح موعودؓ کی اشاعت۔ سوانح حضرت فضلِ عمرؓ جلد دوم کی اشاعت شامل تھی۔ سوانح فضلِ عمرؓ کے مؤلف محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ہیں۔

بعد ازاں بجٹ وقفِ جدید کے بارے میں سب کمیٹی کی رپورٹ مکرم عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی صدر سب کمیٹی نے پڑھ کر سنائی۔ رپورٹ میں وقفِ جدید کا بجٹ آمد و خرچ بابت سال ۶۱-۱۳۶۰ ہش مطابق ۸۲-۱۹۸۱ء ۹,۳۰,۰۰۰ روپے منظور کئے جانے کی سفارش کی گئی۔

سب کمیٹی نے سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی سفارش سے اتفاق کرتے ہوئے عملہ وقفِ جدید میں ۷۷ ہزار روپے کا اضافہ ہو جائے گا۔ اس اضافے کو پورا کرنے کے لئے ریزرو میں سے ۳۷ ہزار روپے کی رقم بجٹ عملہ میں منتقل کرنے کی سفارش کی گئی۔ اس کے علاوہ مزید ۴۰ ہزار روپے کا بجٹ پورا کرنے کے لئے چندہ دفتر بالغان میں ۳۰ ہزار روپے اور چندہ دفتر اطفال میں دس ہزار روپے اضافہ کی تجویز کی گئی۔ اس طرح سے بجٹ چندہ دفتر بالغان ۶,۳۰,۰۰۰ روپے اور بجٹ چندہ دفتر اطفال ۱,۵۰,۰۰۰ روپے ہو جائے گا۔

اس کے علاوہ سب کمیٹی نے وقفِ جدید کے کام کو جماعتوں کے سامنے لانے اور حضور ایدہ اللہ کے ارشادات دربارہ وقفِ جدید شائع کر کے جماعتوں میں بھجوانے اور چندہ دفتر اطفال میں اضافہ کرنے کے لئے خصوصی کوشش کرنے کی سفارش کی۔

اس سب کمیٹی کے ذمہ ایجنڈا کی تجویز نمبر ۱ بھی تھی۔ سب کمیٹی نے یہ تجویز بھی منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ اس تجویز کے منظور کئے جانے سے بقایا صاف کرنے والوں کے لئے وعدہ وقفِ جدید کی رقم ادا کرنا بھی ضروری ہوگا۔ جبکہ اس سے قبل بقایا دار کی تعریف میں چندہ وقفِ جدید کا بقایا شامل نہیں تھا۔

سب کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد عمومی بحث میں مکرم عبداللطیف صاحب سنگوہی لاہور نے حصہ لیتے ہوئے تجویز پیش کی کہ ہر شہر میں مقامی طور پر معلمین کو ٹریننگ کرنے کی کلاس شروع کی جائے۔ اس طرح سے زیادہ واقفین میسر آسکیں گے۔

اس پر حضور ایدہ اللہ نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو ہدایت فرمائی کہ وہ سٹیج پر آکر اس تجویز پر اظہارِ خیال کریں۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اس تجویز سے اختلاف کیا۔ اور کہا کہ یہ تجویز قابلِ عمل نہیں۔ کیونکہ وقفِ زندگی کر کے معلمین کے طور پر خود کو پیش کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ احباب کو اس کی طرف بارہا توجہ دلائی گئی ہے مگر خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ اور صفِ دوم معلمین کلاس میں جو ہر سہ ماہی کے بعد ہوتی ہے بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک بھی واقف نہیں آیا۔

انہوں نے وقفِ جدید کی کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ تھرپارکر کے ضلع میں خصوصاً ہندو پسماندہ طبقے میں وقفِ جدید کو غیر معمولی خدمت کا موقعہ ملا ہے اور اس ضلع میں جہاں آج سے دس سال پہلے ستر جماعتیں قائم تھیں اب ۱۴۴ جماعتیں قائم ہیں۔ اور یہ وہ جگہ ہے جہاں پر میلوں میل تک کوئی مسلمان نہیں بستا تھا۔

صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ ایسی جگہوں پر تربیت کے لئے مستقل قیام کرنے والے واقفین کی شدید کمی محسوس ہو رہی ہے۔! احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ معلمین کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

بعد ازاں تفصیلی بحث کے لئے نام پکارے گئے۔ تو مکرم محمد اسحاق صاحب لاہور نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ (باقی)

(تلخیص از روزنامہ الفضل ربوہ۔ مجریہ ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵ اپریل ۱۹۸۱ء)

خاندانِ مبارکہ میں شادی کی تقریب

بقیہ صفحہ (۴)

دولہا محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سیاہ واسکٹ اور قراقلی کی ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔ حضور کی آمد کے ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کرنے والوں اور دست بوسی کا شرف حاصل کرنے والوں کا ہجوم ٹوٹ پڑا۔ اور نہایت ادب، احترام، عقیدت اور محبت کے ساتھ احباب کرام حضور کو مبارک باد کہتے اور شرفِ دست بوسی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے لگے۔ تقریب میں موجود ایسے احباب جو احمدی نہیں تھے، فدائیت کا یہ نظارہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ یہ سلسلہ تقریباً نصف گھنٹہ جاری رہا۔ اس تقریب میں بھی سینکڑوں کی تعداد میں احباب موجود تھے۔ ان میں پاکستان کے متعدد اضلاع کے امراء۔ ریٹائرڈ فوجی افسران۔ سرکاری افسران۔ دانشور اور ربوہ کے اطراف کے نمایاں لوگ شامل تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سب حاضرین کے ہمراہ دعوتِ ولیمہ میں شامل ہوئے اور رات دس بجنے میں دس منٹ باقی تھے کہ حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اور اس طرح سے دعوتِ ولیمہ اختتام کو پہنچی۔

محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب حضرت مصلح موعودؓ کے پوتے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے نواسے ہیں۔ صاحبزادی فائزہ صاحبہ حضرت مصلح موعودؓ کی پوتی اور محترم مرزا رشید احمد صاحب مرحوم کی نواسی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک اور بابرکت کرے۔ اور یہ احمدیت اور عالمِ اسلام کے لئے باعثِ سعادت اور برکت ثابت ہو۔ اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہو۔ آمین۔

(منقول از الفضل ربوہ مجریہ ۱۸ اپریل ۱۹۸۱ء)

نمایاں کامیابی

میرا بیٹا عزیز جمیل احمد ناصر بی۔اے سلمہ جو شملہ یونیورسٹی سے L.L.B. کر رہا ہے بفضلہ تعالیٰ 1st Semester میں فرسٹ ڈویژن اور یونیورسٹی میں چھٹی پوزیشن کے ساتھ کامیاب ہوا ہے۔ پہلی پانچ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں بعض M. Phil اور بعض M.P.D کی ڈگری یافتہ ہیں۔ اس لحاظ سے عزیز موصوف کا یونیورسٹی میں چھٹی پوزیشن حاصل کرنا محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔

مبلغ دس روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کرتے ہوئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں عزیز کی مزید نمایاں کامیابی۔ روشن مستقبل۔ صحت و سلامتی اور سلسلہ کی بیش از بیش خدمت کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار :۔ محمد یوسف درویش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

قسط دہم

"آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار"
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

"حضرت عیسیٰ نے کشمیر میں وفات پائی"

مصنفہ: اے فیبر قیصر

تلخیص و ترجمہ:۔ محترم منظور احمد صاحب سوز ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

کشمیر میں (حضرت) عیسیٰ کا مقبرہ

(حضرت) عیسیٰ کا جو مقبرہ کشمیر میں مانے تعمیر کیا وہ کشمیر کے "دار السلطنت" سرینگر کے محلہ خانیار میں واقع ہے متعلقہ گلی کے باہر ایک پول پر ایک نیلا بورڈ آویزاں ہے۔ جس پر سفیدی سے "روضہ بل" تحریر ہے۔ روضہ نبی کے مقبرہ کو کہتے ہیں۔ جبکہ کسی ولی کے مقبرہ کے لئے زیارت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ عمارت کی ساخت مستطیل ہے اور اس میں داخلہ کے لئے ایک چھوٹا سا ہال اس کے ساتھ ملحق ہے اس کی پشت پر مسلمانوں کا ایک قبرستان بھی ہے جس کی قبور شمالاً جنوباً بنی ہوئی ہیں۔

روضہ بل میں داخلہ کے ہال سے گزر کر آدمی ایک گیلری میں آتا ہے جو اندرونی کمرہ کے گرداگرد گھومتی ہے اس میں ایک چھوٹا سا دروازہ ہے جس کے بائیں جانب ایک چھوٹی سی تختی لگی ہوئی ہے جس پر "زیارت یوز آصف خانیار" کے الفاظ کندہ ہیں یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ لفظ زیارت استعمال کیا گیا ہے جو ولیوں اور رشیوں کے مقابر کے لئے رائج ہے۔ باقی کندہ عبارت ظاہر کرتی ہے کہ یوز آصف صدیوں قبل وادی کشمیر میں وارد ہوئے تھے اور انہوں نے اپنی زندگی سچائی کی تبلیغ و اشاعت کے لئے وقف کر دی تھی یہ تختی محکمہ آثارِ قدیمہ کی جانب سے آویزاں کی گئی ہے یہ گمشدہ اصل تختی کے بدل کے طور پر لگائی گئی ہے۔

اندرونی کمرہ کے فرش پر دو الواح مزار نظر آتی ہیں جو منقش چوبی فریم سے گھری ہوئی ہیں۔ بڑی کمرہ کے آخر پر واقع ہے اور یہ (حضرت) عیسیٰ کی ہے اور چھوٹی مذکورہ درہ کے قریب ہی واقع ہے اور یہ پندرھویں صدی کے ولی درویش سید نصیر الدین کی ہے جو (حضرت) عیسیٰ کے عقیدت مندوں میں سے تھے اور ان کی خواہش کے مطابق ہی اس کی تدفین (حضرت) عیسیٰ کے پہلو میں ہوئی تھی۔

ان دونوں الواح مزار کا رُخ مسلمانوں کے دستور کے مطابق شمالاً جنوباً ہے۔ لیکن زمین دوز حجرہ میں (حضرت) عیسیٰ کی قبر کا رُخ یہودیوں کے رواج کے بموجب شرقاً غرباً ہی ہے۔ اس زمین دوز حجرہ کو گلی سے ایک زینہ جاتا ہے جو عمارت کے مغرب میں واقع ہے لیکن اب وہ زینہ بند کر دیا گیا ہے۔ صرف ایک روشندان موجود ہے۔

خاص کمرہ کے شمال مشرقی کونے میں ایک سنگی تودہ رکھا ہوا ہے جو بطور شمع دان استعمال ہوتا تھا اور اس کے نتیجہ میں وہ پگھلے ہوئے موم سے ڈھکا ہوا ہے ایک دن پروفیسر حسنین نے موم کھرچنا شروع کیا تو اوّل ان کو حضرت عیسیٰ کی مصلوب تصویر اس پر بنی ہوئی نظر آئی پھر عیسائیوں کا مروّجہ وظیفہ اس پر نظر آیا اور جب اس موم کو بخوبی صاف کیا تو اس پر دو نقشِ قدم نظر آئے جن پر تصلیبی زخموں کے آثار بھی واضح تھے

(حضرت) عیسیٰ کے مقبرہ کی حاضری کے بعد ہم اس حیثیت میں یقیناً تھے کہ یہ ثابت کر سکیں کہ ان نقش ہائے قدم کو کسی قدیم نامعلوم فنکار نے پتھر پر کندہ کیا تھا چنانچہ یہ کندہ کاری جو پیروں کے صلیبی زخموں کو بھی پیش کرتی ہے اس امر کا انکشاف اور تصدیق ضرور کرتی ہے کہ جو کوئی بھی اس کا نقاش تھا اس نے یوز آصف یعنی (حضرت) عیسیٰ کو بچشم خود دیکھا ہے۔

ہم نے جب بھی (حضرت) عیسیٰ کے مقبرہ پر حاضری دی وہاں کا نگران اور کلید بردار ہمارے ساتھ رہا ایک موقع پر اس سے گفتگو کرتے ہوئے میں نے دریافت کیا کہ وہی روضہ بل کا نگران کیوں ہے؟ اس نے بتایا کہ روایتی طور پر اس کے باپ دادا کے وقت سے یہ کام ان کے ذمہ چلا آرہا ہے میرے اس استفسار پر کہ کیا بشارت سلیم کا رشتہ دار ہے؟ اس نے جواباً کہا کہ دور کی رشتہ داری ہے حالانکہ بشارت سلیم نے اس کی قطعی تردید کی اور اس کو صرف ایک ملازم ہی بتایا۔ پھر میرے اس سوال پر کہ آیا دوسرا مزار کس کا ہے؟ اس نے کہا کہ یوز آصف جیسی اعلیٰ و ارفع ہستی کے دو مزار تو ہونا ہی چاہیئے۔ سرینگر میں بعض دوستوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ یہ دوسرا مزار ایک مصری سفیر کا ہے جو پرانے وقتوں میں کشمیر آیا تھا اگرچہ یہ دونوں بیان غلط ہیں اوّل الذکر تو نگران کی نادانی۔ ناخواندگی کا عجیب انکشاف ہے کہ وہ جس جگہ کا نگران ہے اس جگہ کی تاریخ سے قطعی نابلد ہے۔ استفسار پر اس نے مزید بتایا کہ وہ مسلمان ہے لیکن یہ مقبرہ ہندو مسلمان عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے پرانے وقتوں سے متبرک ہے۔ مزید بتایا کہ بڑے بڑے عالم فاضل شخص اس کی زیارت کر چکے ہیں لیکن میرے لئے تو ان تمام اشخاص میں سے اہم ترین شخصیت ہمارے وزیر اعظم اندرا گاندھی کے پتا ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا کبھی کوئی عیسائی پادری بھی یہاں آیا ہے؟ اس نے بتایا کہ خصوصیت سے میں کسی کا نام نہیں لے سکتا ہو سکتا ہے کہ کوئی آیا ہو کیونکہ یہاں بہت سے عیسائی سکول موجود ہیں۔

بسا اوقات کشمیر کے دورانِ قیام پروفیسر حسنین کے صاحبزادے مسٹر فدا ہی میرے ترجمان کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔

آخر ش اس ضمن میں یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ اس مقبرہ کو کشمیر کے لوگ حضرت یوز آصف کا مزار۔ نبی صاحب کا مزار۔ شہزادہ نبی کا مزار یا حضرت عیسیٰ کے مزار کے نام سے ہی جانتے ہیں۔

سرکاری فرمان بحوالہ روضہ بل

روضہ بل کے نگران کے پاس ایک سرکاری فرمان بھی ہے جو یوز آصف یا (حضرت) عیسیٰ کے اس مقبرہ کی تصدیق بھی کرتا ہے یہ فرمان سرینگر کے پانچ مفتیوں کی جانب سے ۱۷۹۹ء میں رحمان میر کے حق میں جاری کیا گیا تھا اس کی مکمل عبارت درج ذیل ہے:۔

"رحمان میر ولد بہادر میر نے اس حکومت کے محکمہ ہدایات و مذہب و عدالت و انصاف میں بیان کیا ہے کہ شہزادے و وزراء، حکمران اور دیگر معززین اور عام رعایا تمام اطراف و جوانب سے نبی یوز آصف کی اس مقدس درگاہ پر نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں اور ہم اس امر کے دعویدار ہیں کہ اس نذر و نیاز کو وصول کرنے اور اس سے استفسار کرنے کی کلیتہً ہم ہی مجاز ہیں اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں اور یہ کہ دوسروں کو اس دخل اندازی سے باز بھی رکھنا چاہیئے"

"شہادتوں کی تصدیق کے بعد یہ امر واقعہ قرار پایا کہ راجہ گوپادت جس نے بہت سے منادر تعمیر کرائے اور کوہ سلیمان کی عمارت کو بھی دوبارہ قائم کرایا کے دورِ حکومت میں یوز آصف نامی ایک شخص کشمیر آیا یہ ولیعہد شہزادہ تھا جس نے دنیا تیاگ دی تھی۔ ایک مقنن بن گیا تھا یہ اپنے دن اور راتیں خدا کی عبادت میں گزارا کرتا تھا۔ اور طویل طویل اوقات مراقبہ اور تنہائی میں بسر کرتا تھا یہ واقعہ کشمیر کی عظیم طغیانی اور سیلاب کے بعد وقوع میں آیا جبکہ لوگوں نے بت پرستی کو اپنا شعار بنا لیا تھا چنانچہ تبلیغ و اشاعت کے لئے یوز آصف بطور نبی کشمیر میں مبعوث کیا گیا اور وہ اپنی وفات تک خدا کی توحید و تفرید کی تبلیغ کرتے رہے جھیل کے کنارے محلہ خانیار میں ان کی تدفین ہوئی۔ یہ جگہ روضہ بل کے نام سے مشہور ہے ۱۴۵۱ء میں سید نصیر الدین رضوی کو یوز آصف کے قریب دفن کیا گیا جو امام موسیٰ علی رضا کی اولاد میں سے تھے۔

چونکہ یہ جگہ ایک ادنیٰ و اعلیٰ کی مستقل زیارت گاہ ہے اور مذکورہ بالا رحمٰن میر اس کا موروثی

نگران ہے چنانچہ وہی اس کے چڑھاوے کو وصول کرنے کا مجاز وحقدار ہے اور کسی دوسرے کا اس نذر ونیاز کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہ فرمان گیارہویں جمادی الثانی کو ہمارے ہاتھوں جاری ہوا۔

دستخط ومہر	دستخط ومہر
ملا فضل مفتی اعظم	محمد اکبر خادم
عبد الشکور ″ ″	رضا اکبر
احمد اللہ مفتی	خضر محمد
محمد اعظم ″	حبیب اللہ خادم
حافظ احسان اللہ مفتی	

لداخ — عیسائیوں اور حضرت عیسیٰ کی سرزمین

لداخ جو ریاست جموں وکشمیر کے مشرقی ... میں واقع ہے اور یہ اس عالم آب ... گل کا وہ معمورہ ہے جو سب سے بلندی پر واقع ہے اس نے اپنے دروازے ابھی ... ہی میں غیروں اور اجنبیوں پر کھولے ہیں۔ یہاں زمین وآسمان ملتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور اس کی سرزمین لق ودق ریگزاروں اور دیو ہیکل سیاہ پہاڑوں ... ہوئی ہے اس علاقہ کا دار ... لیہہ ہے جو ہیمس کی لاما ... سے چند میل کی دوری پر واقع ... وہ خانقاہ ہے جہاں نکولائی ... نے وہ دستاویزات پائی ہیں جن میں حضرت عیسیٰ کے پہلے ... سفر ہندوستان، کشمیر اور لنکا ... کا تذکرہ ملتا ہے۔

لیڈی ہنریٹا میرک HENRIETTA نے بھی اپنی کتاب اِن دی ورلڈ ایک IN THE WORLD'S کے صفحہ ۲۱ پر یہ توثیق وتصدیق کی ہے کہ ہیمس خانقاہ میں تبتی اور پالی زبان میں ایسی دستاویزات موجود ہیں جو حضرت عیسیٰ کے قیام لیہہ کا تذکرہ کرتی ہیں جہاں ... کی خندہ پیشانی سے پذیرائی بھی ... اور تبلیغ بھی کی گئی۔

لداخ اور تبت کی سرزمین کو ابتدائی عیسائیوں نے بھی منتخب کیا ... لیہہ سے تقریباً ۶۰ میل دور تانکسے ... مقام پر ایسی چٹانیں ملتی ہیں جن کو نسطوری عیسائیوں اور صوفیوں نے ... کیا ہے جو شام سے آکر تانکسے آباد ہوئے ... کندہ چٹانوں ... قریب ہی ... تاریخ کی صلیب ... کندہ نظر آتی ...

یہ بات قابل غور ہے کہ نسطوری عیسائی جن کا بانی ہسپانی قسطنطنیہ کا نسطورس (۴۲۸ء تا ۴۳۱ء) تھا یہیں آکر کیوں آباد ہوئے؟ نسطورس کا عقیدہ تھا کہ (حضرت) عیسیٰ دو مختلف فطرتوں کے مالک تھے یعنی انسانی اور ملکوتی اور یہ کہ ان کی ملکوتی فطرت ان کے انسانی ہیولے میں سکونت پذیر تھی۔ اسی معیار پر نسطورس اس امر کا بھی دعویدار تھا کہ (حضرت) مریم خاکی عیسیٰ کی ہی والدہ تھیں نہ کہ ملکوتی کی اس عقیدہ کو کونسل آف آفیس (EPHESUS) نے ۴۳۱ء میں رد کر دیا لیکن اس کے بعد یہ ایران کے "نیشنل چرچ" کی سربراہی میں چلا گیا۔ مزید براں یہ عقیدہ ہندوستان میں انتہائی طور پر کامیاب ہوا جہاں نسطوری عیسائی نے ترکستان، چین اور منگولیا کے سینٹ تھوما کے پیرو عیسائیوں سے گہرے روابط قائم کر لئے تھے۔ لیکن چودھویں صدی عیسوی میں تیمور لنگ کی تعذیب نے اس فرقہ کا عملاً استیصال کر دیا سولہویں صدی میں کلدانی نسطوریوں نے اس کو رومن چرچ سے منسلک کر دیا اور ۱۷-۱۹۱۴ء میں ترکوں کے ہاتھوں اس فرقہ کو پھر خوفناک ایذائیں پہنچیں اس تعذیب سے جو افراد بچ نکلے وہ اب شمالی عراق میں پائے جاتے ہیں۔

نسطوریوں کے بارہ میں لکھتے ہوئے مارسیلی اپنی کتاب LESS RELIGION DU TIBET میں کہتے ہیں کہ عہد وسطیٰ میں نسطوری ان تبتیوں سے رابطہ قائم کر سکتے تھے جو اپنی حکومت کے قیام کی کوشش وجدوجہد میں وسط ایشیا میں خیمہ زن تھے جین ڈو لیٹر ایک چینی کندہ عبارت کا بھی حوالہ دیتے ہیں جس میں بتایا گیا ہے کہ کلدانی مذہب کے پیرو ایک چینی جنرل اور ایک نسطوری عیسائی نے ۶۶۱-۶۵۶ء نے اپنے محکوم تبتیوں کو اپنا ہم مذہب بنانے کی کوشش وسعی کی یہ کندہ عبارت ڈکیو کے عجائب گھر میں آج بھی محفوظ ہے۔

کلدانی عیسائیت کے آثار تبت خاص ڈرانگ ٹسی DRANG-TSE کے مقام پر ملے ہیں جو جھیل پانگ کونگ کے قریب لہاسہ کے کاروانی راستہ پر واقع ہے وہاں چٹانوں پر کلدانی صلیبوں کے ساتھ کچھ عبارات بھی کندہ نظر آتی ہیں تبتی زبان کی عبارات تو فی زمانہ نظر نہیں آتیں البتہ سمرقند کی ایک پرانی زبان کی عبارات پڑھی جا سکتی ہیں جس میں حضرت عیسیٰ کا نام اور تاریخ درج ہے جو ۸۲۵ء یا ۸۲۶ء کے مساوی بنتی ہے۔

تبت کا یہ کلدانی فرقہ یقیناً کافی اہمیت کا حامل ہوگا کیونکہ معزز ٹموتھی TIMOTHY اوّل کے ۷۹۲ء اور ۸۹۸ء کے درمیان دو خطوط میں تبتی عیسائیوں کا تذکرہ ملتا ہے اور اس خواہش کا اظہار بھی کیا گیا ہے کہ وہ تبت کے ملک کے لئے ایک شہری بشپ کو رتعف کرنے کو تیار ہے۔ اس امر سے یہ انکشاف بھی ہوتا ہے کہ متعدد بشپ پر مشتمل تبت میں باقاعدہ ایک جماعت موجود ہے۔

بالخصوص مارسیلی کی انتہائی دلچسپ شہادت اور ثبوت یہ ہے کہ اس کو بدھوں کی بہت پرانی دستاویز میں مسیحی عقائد شامل نظر آئے یہ دستاویز پی لیاٹ PELLIOT کو تن ہورنگ کے بدھوں کے مصنوعی غاروں میں دستیاب ہوئی تھی اس کا عنوان "انکشاف راہ ممات" "خلاؤں کے مقدس کفن کا راہنما" ہے تاریخ تحریر ۸۰۰ء تا ۱۰۳۵ء ہے لیکن یہ اصلی عبارت کی دوبارہ تالیف وتدوین کی تاریخ ہے اس میں دعاؤں اور مناجات کے ذریعہ مُردے کی نجات کے موضوع پر بحث کی گئی ہے گویا کرم کے سخت ترین قانون میں رحمت اور مغفرت کارفرما نظر آتا ہے اس کے پیش نظر مارسیلی کہتا ہے کہ یہ امر لایعنی نہیں کہ اس دستاویز میں مسیحی عقائد کے آثار دکھائی دیتے ہیں بدھ ازم اور عیسائیت کے دیگر مترادف اور مساوی عقائد کے بارہ میں ہم آئندہ باب میں غور کریں گے۔

تصلیب سنڈیمان

ہندوستان کی طول طویل تاریخ کے باوجود اس میں تصلیب کا صرف ایک ہی واقعہ نظر آتا ہے جو کشمیر میں رونما ہوا۔ یہ واقعہ پنڈت کلہانہ کی "راج ترنگنی" نامی تصنیف میں مذکور ہے جو سنسکرت زبان میں ہے اور بعض اعتبار سے اس واقعہ کو حضرت عیسیٰ سے بھی منسوب کیا گیا ہے۔

سن عسانہ (عیسیٰ) ڈل جھیل کے کنارے بمقام عس بار اقامت رکھتے تھے وہ بڑے مشہور بزرگ اور ولی تھے ہر کس وناکس ان کے وعظ کو سنتا تھا۔ اور ان کے بہت سے پیرو بھی تھے سنڈیمان بھی ان کے بعض خاص شاگردوں میں سے تھا۔ سنڈیمان کو دس سال کی قید ہوئی اور آخر میں اس کو صلیب پر چڑھا دیا گیا سن عسانا اس موقع پر موجود تھے اور انہوں نے سنڈیمان کے روبرو تین سزاؤں کو تحریری طور پر مشتہر دیکھا

٭ یہ شخص فروتنی سے زندگی بسر کریگا
٭ دس سال کی قید کے بعد اس کو صلیب پر چڑھایا جائے گا۔
٭ اور دوبارہ جی اُٹھنے پر یہ بادشاہ ہوگا۔

سنڈیمان کو ایک احاطہ میں صلیب دی گئی اور وہاں کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔ رات کے وقت بزرگ منورات اس کے پاس آئیں اور اس کی نعش کو حصار میں لے لیا سن عسانہ سوگوار وغمزدہ اس مقام پر پہنچے اور سنڈیمان تیسرے دن جی اُٹھا لوگ متعجب ہوکر اس کو دیکھنے آئے اور اس کو کشمیر کی حکومت پیش کی۔ لیکن اس نے پیشکش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا لیکن لوگ بضد مصر رہے اور بالآخر اس نے کشمیر کی بادشاہت قبول کرلی۔

کشمیر کی تاریخ عتیق میں تصلیب کے اس غیر معمولی واقعہ کو بیان کرتے ہوئے مصنف مزید رقمطراز ہے کہ (حضرت) عیسیٰ کے واقعہ صلیب سے اس واقعہ کی مماثلت خصوصی طور پر قابل توجہ وغور ہے۔

وہ کہتا ہے کہ اس امر سے واضح ہوتا ہے کہ مشہور ومعروف بزرگ سن عسانہ بجز (حضرت) عیسیٰ کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ مزید براں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ عسانہ "عش بار" میں اقامت رکھتے تھے جس کے معنی ہیں "مقام عیسیٰ" پھر سنڈیمان انہیں کے ذریعہ دوبارہ جی اُٹھا تھا۔ نیز یہ واقعہ کشمیر کی دیگر تاریخوں میں بھی مذکور ہے۔

(باقی)

ضرورت

سویڈن کی ایک احمدی خاتون جن کا اپنا کوئی بچہ نہیں ایک یا دو احمدی بچوں (ایک لڑکا ایک لڑکی) کو جن کی عمر چھ ماہ سے دو سال ہو متبنیٰ بنانا چاہتی ہیں یتیم احمدی بچوں کو ترجیح دی جائے گی گود دینے کے لئے خواہشمند احباب یا مربیان صاحبان ... ... اطلاع دیں۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

منقولات

ممکن ہے ٹیورن میں موجود چادرِ کفن حضرت مسیح کی ہو

ٹیورن (اٹلی) ۱۴ اپریل (یو-پی-آئی) ——— ٹیورن کی چادرِ کفن نقلی نہیں ہے بلکہ قریباً دو ہزار سالہ پرانی ہے۔ اٹلی کے اخبارات میں جمعرات کی خبر اس کفن کے تحقیقاتی ٹیسٹوں کے ضمن میں ہے جسے بہت سے رومن کیتھولک حضرت مسیح کا کفن یقین کرتے ہیں۔

سوئٹزرلینڈ کے ریناولیسٹ میکس فری نے کہا ہے کہ اسے ایسی شہادتیں ملی ہیں جو اس امر کا ثبوت ہیں کہ ٹیورن کی متنازعہ چادرِ کفن میں بلاشبہ حضرت مسیح لپیٹے گئے تھے انہوں نے بتایا کہ انہیں اس ۱۴×۴ چادر پر پینٹ کے اثرات نہیں ملے اس چادر پر ایک باریش آدمی کی نیگیٹو تصویر ہے جسے پھانسی دی گئی۔ کوڑے لگائے گئے اور اس کے پہلو میں چھری گھونپی گئی تھی۔ ۱۹۷۸ء میں فری نے ۳۰ دیگر سائنسدانوں کے ساتھ اس کفن پر پانچ روز مسلسل متعدد ٹیسٹ کئے تھے اور بدھ کے روز اپنی تحقیقاتی رپورٹ ٹیورن کے آرچ بشپ کارڈینل ANASTASIO BALLESTRERO کو پیش کی تھی جس کے امتحانات میں امریکہ کے خلائی سائنسدانوں کے تجربات بھی شامل تھے اور ان کا مقصد یہ پتہ چلانا تھا کہ کیا یہ پرانی چادر واقعی حضرت مسیح کا کفن ہے اور سائنس کے نقطۂ نگاہ سے وضاحت کی جائے کہ پھانسی پانے والے انسان کا عکس کیونکر اس پر آگیا۔ فری نے پولن کے امتحانات سے ۱۹۷۷ء میں یہ نتیجہ نکالا تھا کہ کفن دو ہزار سالہ پرانا ہے اور فلسطین کے علاقہ سے یہاں پہنچا ہے کیونکہ ایسے کفن پوری دنیا میں صرف (اس علاقہ میں) پائے جاتے ہیں۔ اپنی جدید ترین رپورٹ میں مسٹر فری نے بتایا ہے کہ اس پر مرہم کے نشانات ALOE پودے کے ہیں جو سقوطرہ کے جزیرے میں ہوتا ہے اس ساحلی علاقہ کا نام جنوبی یمن ہے۔ پرانے بائیبل کے نسخوں اور دیگر کتب میں اس مرہم کا ذکر ہے کہ سقوطرہ ALOE پودا دفن کرنے سے پہلے مُردوں پر استعمال ہوتا تھا بعض کیتھولکس کا خیال ہے کہ چادر پر عکس حضرت مسیح کے جی اٹھنے پر شعاعوں کا پڑا ہے۔ موجودہ سائنسدان اس بات پر قائم ہیں کہ ان کے جسم کی اس مرہم نے خون کے ساتھ مل کر ممکن ہے یہ عکس پیدا کیا ہو اس کفن کی چادر کی حقیقت کے بارہ میں مخالفانہ رائے رکھنے والے کہتے ہیں کہ اس چادر پر یہ ممکن ہے کہ عکس بعد کی صدیوں میں پینٹ کیا گیا ہو۔" (انگریزی سے ترجمہ از روزنامہ نیشنل ہیرلڈ ۱۵/۴/۸۱)

گیتا اپدیش کی اصلی جگہ بتانے والے ایک لاکھ کا انعام ختم

چنڈی گڑھ ۱۴ اپریل (یو-این-آئی) ہریانہ سرکار نے ایک لاکھ روپے کا وہ ایوارڈ دینے کی تجویز ختم کر دی ہے جو کورو کشیتر میں جہاں بھارت یدھ کے دوران بھگوان کرشن کی طرف سے ارجن کو دئے جانے والے گیتا اپدیش کی صحیح جگہ بتانے والے کو دئے جانے کا اعلان کیا گیا تھا ہریانہ کے چیف منسٹر شری بھجن لال نے گذشتہ سال فروری میں سورج گرہن کے میلہ کے بعد یہاں پریس کانفرنس میں یہ اعلان کیا تھا کہ ہریانہ سرکار اس شخص کو ایک لاکھ روپیہ دے گی جو گیتا اپدیش کی صحیح جگہ بارے نشاندہی کرے گا۔ چیف منسٹر نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ اس شخص کو ایک لاکھ روپیہ نقد دینے کے علاوہ راج پنڈت کا خطاب بھی دیا جائے گا۔ چیف منسٹر کے اس اعلان کے بعد ملک کے طول و عرض سے سینکڑوں افراد کی طرف سے درخواستیں ملی تھیں درخواستیں دینے والوں میں کئی سکالر بھی شامل تھے ہریانہ سرکار نے ان تمام درخواستوں کو ہریانہ کی ساہتیہ اکیڈمی کو سونپ دیا تاکہ ان کے بارے فیصلہ کیا جا سکے اکیڈمی نے درخواست دہندگان کے دعووں پر وچار کرنے کے لئے نصف درجن میٹنگیں بلائیں اب اکیڈمی نے سرکار کو لکھا ہے کہ مختلف دعووں کی موجودگی میں گیتا اپدیش کی ٹھیک جگہ بارے فیصلہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ ان حالات میں سرکار نے ایوارڈ دینے کی تجویز واپس لے لی ہے۔ عام لوگوں کے عقیدہ کے مطابق بھگوان کرشن نے کورو کشیتر سے ۸ کلومیٹر دور جیوتی سر میں ارجن کو گیتا کا اپدیش دیا اس کے مطابق یہ اپدیش کیلے کے ایک بڑے درخت کے نیچے دیا گیا ہزاروں یاتری اب بھی اسی جگہ پر آکر عقیدت سے سر جھکاتے ہیں۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۵/۴/۸۱)

پاکستانی علماء کی برطانیہ میں فرقہ واریت

لاہور:- پاکستانی جماعت اسلامی کے سربراہ میاں محمد طفیل نے حال ہی میں لندن سے واپس آنے پر ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ پاکستان کے بعض علماء نے برطانیہ میں بھی فرقہ واریت کو ہوا دی ہے جس سے وہاں کی غیر مسلم قومیں مسلمانوں کا مذاق اڑا رہی ہیں انہوں نے تمام پاکستانی علماء سے اپیل کی کہ وہ غیر ممالک میں فرقہ واریت کا پرچار کرنے کی بجائے صرف اسلام کی بات کریں۔

روزنامہ "جنگ" لاہور میں شائع ہوئی اس رپورٹ کے مطابق میاں طفیل محمد نے کہا کہ بعض عناصر پاکستان کی بعض داخلی باتوں کو یورپ میں مقیم برطانوی اور بالخصوص پاکستانیوں میں انتشار اور ملک کے مستقبل کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خیال رہے کہ پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے بیٹوں اور کچھ دوسرے قریبی ساتھیوں نے برطانیہ میں ضیاء حکومت کے خلاف بڑے پیمانے پر پروپیگنڈہ مہم چلا رکھی ہے

ہفت روزہ بلٹز بمبئی ۱۸/۴/۸۱ ص ۵

طلباء دار العلوم کے لئے تبرع

عنوانِ بالا کے تحت ایک کتابچہ جناب مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی دہلوی کے نام سے شائع ہوا ہے جس میں مولانا نے چار دلیلیں پیش فرما کر ان کا رد کیا ہے سوال و جواب اور جواب الجواب کا ایک طویل سلسلہ ہے جس نے دار العلوم دیوبند کو کافی بدنام کر رکھا ہے۔ خدا کرے یہ سلسلہ جلد سے جلد بند ہو جائے اور دار العلوم بدنامی سے بچ جائے آمین۔ مجھے اس سلسلہ میں صرف چوتھے نمبر کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ دار العلوم کے طلباء فیس وغیرہ کچھ نہیں جمع کرتے بلکہ ان کے لئے جو کچھ ہوتا ہے وہ دار العلوم کی طرف سے تبرع ہوتا ہے آخر یہ تبرع کس کی طرف سے ہوتا ہے کیا انہی طلباء کے سرپرستوں کی طرف سے یہ تبرع دار العلوم کے لئے نہیں ہوتا کیا حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم اپنی ذات خاص سے تبرع فرماتے ہیں جس کا جواب طلب کرنے کا کسی کو حق نہ دیا جائے قوم اپنی کمائی کا معتدبہ حصہ دار العلوم کی نذر کرتی ہے تاکہ اس کی رقم کو مصارفِ خیر میں صرف کیا جائے اس سے متعلق باز پرس کا حق ان بیرونی حضرات کو ہوگا جن کی رقومات ان کی معرفت وصول کی جاتی ہیں نہ کہ مدرسہ والے خود ہی اپنے آپ سے جواب طلب کر سکیں گے۔

ان ہجر مانہ تحریروں سے دار العلوم کو کسی قسم کا فائدہ پہنچنے کے باوجود نقصانِ عظیم ہو رہا ہے۔ (محمد حسن قاسمی ناظم عالمی مؤتمر بلند شہر)

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۲۹ مارچ ۱۹۸۱ء)

پاکستانی جماعتِ اسلامی کے ایماء پر افغان ہوائی جہاز کا اغواء

اسلام آباد ۱۹ اپریل (اے-پی) کابل ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ جنوب مشرقی افغانستان میں بدھ وار کو قندھار کے ہوائی اڈے پر تین مسلح افغان باشندے گرفتار کئے گئے بعد ازاں پوچھ تاچھ کے دوران انہوں نے اس بات کا اقبال کیا کہ اندرونی اڑان والے ایک ہوائی جہاز کو اغواء کر کے پاکستان لے جانے کا پروگرام بنا کر وہ قندھار کے ہوائی اڈہ پر آئے تھے کابل ریڈیو کی نشریات جو کل اسلام آباد میں سنی گئیں اس میں گرفتار شدگان کے نام اور پتہ نہیں بتایا گیا مگر اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ یہ لوگ پاکستان کی جماعت اسلامی کے لیڈر برہان الدین کے پیروکار ہیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تین گرفتار شدگان میں دو مرد اور ایک عورت ہے یہ ناکام ڈرامہ گزشتہ ماہ کی اس واردات کے بعد ہوا ہے جس میں

تین مسلح افراد پاکستان کا ہوائی جہاز اغواء کرکے پہلے کابل اور بعدازاں دمشق لے گئے تھے کابل ریڈیو نے یہ بھی بتایا ہے اس گروہ میں شامل عورت جب کابل جانے والے ہوائی جہاز میں سوار ہونے لگی تو قندھار ہوائی اڈے کے افسروں کو اس کے بارے شک ہوا اسے زیرِ حراست لے لیا گیا بعدازاں اس کے دو ساتھی بھی گرفتار کر لئے گئے۔ اس عورت کے قبضہ سے ایک دستی بم ملا جبکہ اس کے ساتھیوں سے دو پستول برآمد کئے گئے۔ انہوں نے اپنے بیان میں اقبال کیا۔ انہوں نے جو پروگرام بنایا تھا اس کے مطابق طیارہ کا کنٹرول سنبھالنے کے بعد اسے کوئٹہ کے ہوائی اڈہ پر اترنے کے لئے مجبور کرنا تھا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ہوائی جہاز کو اغواء کرکے کوئٹہ لائے جانے کے بعد ہوائی قزاقوں کے لیڈر ربانی کی طرف سے طیارہ کو چھوڑنے کے لئے اپنے مطالبات کا اعلان کر دینا تھا پاکستان کی جماعتِ اسلامی کے پشاور آفس سے فون پر رابطہ ملانے کے بعد بتایا گیا کہ ربانی لاہور میں ہے۔ پشاور آفس نے قندھار سے ہوائی جہاز کو اغوا کرکے کوئٹہ لے جانے کے پلان بارے تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۰-۴-۹۱ء)

اسرافِ عظیم

دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ وزنی ہیرا جس کا وزن پانسو قیراط (کیرٹ) بتایا جاتا ہے اور وہ حال میں ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر ہندوستانی کے لحاظ سے تخمیناً ۹ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ) میں فروخت ہوا ہے۔ اس ہیرے کے خریدار جس نے اس کی خریداری پر اتنا زرِ کثیر صرف کیا کا نام اس کے حسب خواہش پوشیدہ رکھا گیا ہے تاہم اتنا بتایا گیا ہے کہ وہ خلیج عرب کا ایک انتہائی متمول شخص ہے اور اس علاقہ کا ایسا شخص یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ مسلمان ہی ہوگا ایک مسلمان نے اپنی دولت کا اتنا بڑا حصہ ایک ہیرے کی وہ لاکھ بے مثال و بے بہا ہی خریداری پر صرف کرکے یقیناً اسراف کے بڑے گناہ کا ارتکاب کیا دنیا کے مسلمان جن میں عرب علاقوں کے مسلمان بھی شامل ہیں طرح طرح کے مصائب میں گرفتار ہیں۔ ان کی معاشی حالت انتہائی گئی گزری۔ دینی و اخلاقی حالت نہایت درجہ پست ہے اور تعلیمی معیار بہت گرا ہوا ہے کاش یہ بڑی رقم جو ایک دنیوی زیب و زینت والے پتھر پر صرف کی گئی جس سے کسی قسم کے دینی و دنیوی نفع کی کوئی توقع نہیں کی جا سکتی تھی وہ پوری کی پوری کسی دینی و ملی کام میں کام آتی یا اس کا کچھ حصہ ہی کارِ خیر میں لگا دیا جاتا۔ عرب ممالک کو ادھر کچھ عرصہ سے تیل کی جو دولت ہاتھ لگی ہے اس کے نتیجہ میں وہاں اس قسم کے متمول حضرات کی موجودگی جو اتنی بڑی رقم ایک ہیرے کی خریداری پر صرف کر سکتے ہیں ذرا بھی تعجب انگیز نہیں ساتھ ہی مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں دولت کی فراوانی اور اس کے نتیجہ میں لاحق ہونے والے جن فتنوں سے آگاہ فرمایا تھا ان کا ظہور بھی برابر ہو رہا ہے۔

(ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ ۱۰-۴-۹۱ء)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم رمضان صاحب آف مکتا دیپ اور ارکھ پٹنہ (اڑیسہ) ملازمت ملنے کی خوشی میں مبلغ ۲۰/- روپے مد امانت بدر میں بھجواتے ہوئے مزید ترقیات کے حصول کے لئے ـــ اور (۲) ـــ مکرم سی برکت اللہ صاحب ساکن کوڈالی (کیرالہ) مبلغ پچیس روپے مد امانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے اپنے بیٹے عزیز امام اللہ سلمہٗ کے ۱۰/۵/۹۱ مورخہ کے آپریشن کی کامیابی اور عزیز کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

(۳) ـــ مکرم سید حمید احمد صاحب مقیم کینیڈا بیرسٹری کے امتحان میں کامیابی اور ہر طرح کی خیر و عافیت کے لئے (۴) مکرم فیاض احمد صاحب کاہلوں مقیم لندن اہل و عیال کی خیر و عافیت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے (۵) مکرم غلام رسول شاہ صاحب پنشنر ٹیچر ساکن میٹھہ دار (کشمیر) مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے، اہل و عیال کی خیر و عافیت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ـــ نیز (۶) مکرم اکرام محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ راٹھوا اپنے کاروبار میں ترقی، صحت و سلامتی اور بچوں کے نیک صالح و خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

(۷) محترم عبدالرحیم صاحب راٹھور ربوہ جن کی نظمیں اکثر بدر کے صفحات کی زینت بنتی ہیں تمام بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی، پریشانیوں کے ازالہ اور جملہ نیک مقاصد میں نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

(۸) خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ بشیر النساء صاحبہ عرصہ قریباً چھ ماہ سے پھیپھڑے کی تکلیف میں مبتلا ہیں ان کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے قارئین بدر کی دعاؤں کا خواستگار ہوں

خاکسار: نذیر الاسلام متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۹) عزیز محمد عبدالرزاق سلمہٗ ابن مکرم شیخ عبدالصمد صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ یادگیر بی۔ ایس۔ سی سال اول کا امتحان دے رہے ہیں۔ عزیز کی نمایاں کامیابی ـــ (۱۰) عزیز حنیف سلمہٗ و عزیزہ عالیہ حبیبی سلمہا کی کامل صحت و شفایابی اور ـــ (۱۱) ـــ جماعت احمدیہ یادگیر کے تمام بچوں اور بچیوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے

خاکسار: عبدالمومن یادگیر

(۱۲) خاکسار کے دو بہنوئی مکرم حمید احمد صاحب غوری اور مکرم سید نعیم احمد صاحب نیز ماموں مکرم غلام عزیز احمد خان صاحب سعودی عربیہ میں مقیم ہیں۔ ان سب کی صحت و سلامتی اور ہم سب بہن بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے مبلغ دس روپے مد امانت بدر میں بھجوائے جا رہے ہیں۔ خاکسار: شمیم احمد چنتہ کنٹہ (آندھرا)

(۱۳) میرے چھوٹے بیٹے عزیز محمد عبداللہ سلمہٗ نے میٹرک کا امتحان دیا ہے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے قارئین کی دعاؤں کی محتاج ہوں۔

خاکسار: کبریٰ بیگم نگران ناصرات حیدرآباد

(۱۴) خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ رانچی کے بچے مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں سب کی نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں

خاکسار: سید سجاد احمد عفی اللہ رانچی

(۱۵) خاکسار کی پوتی عزیزہ مذکرہ بیگم سلمہا اہلیہ شیخ عبدالکریم صاحب بفضلہ تعالیٰ اُمید سے ہیں۔ عزیزہ کی بسہولت فراغت اور نیک صالح و خادمِ دین اولاد عطا ہونے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار: محمد شمس الدین صدر جماعت احمدیہ کھارک

(۱۶) خاکسار کے والد محترم محمد نعمت اللہ صاحب احمدی کو تین چار یوم سے بخار ہے جس کی وجہ سے شدید نقاہت لاحق ہے محترم موصوف کی کامل صحت و شفایابی اور اپنے کاروبار کے بابرکت ہونے کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: محمد معین الدین احمدی قائد مجلس چندا پور

(۱۷) عزیز شمیم احمد وانی سلمہٗ ساکن اونگام (کشمیر) اور عزیزہ حلیمہ بانو سلمہا ساکن ... آباد سرینگر اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور نیک صالح و خادمِ دین بننے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

(ایڈیٹر بدر)

(۱۸) خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم کی شادی کو عرصہ بارہ سال کا ہو چکا ہے تاحال اولاد سے محروم ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے موصوف کو نیک، صالح خادمِ دین اولاد عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار:
منیر احمد خادم قادیان

اخبار احمدیہ ـــــــ بقیہ صفحہ اوّل

ڈاکٹری معائنہ کے بعد جو ادویات تجویز کی گئی ہیں ان کا استعمال شروع کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت و شفایابی سے نوازے۔ آمین۔

٭ـــــ مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

٭ـــــ افسوس محترم سیٹھ محمد حسین صاحب آف کلکتہ مورخہ ۲/۳ ہجرت (مئی) کی درمیانی رات کلکتہ میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آج کلکتہ سے بذریعہ طیارہ مرحوم کا تابوت بغرضِ تدفین قادیان لایا گیا ہے۔ مفصل کوائف بدر کی آئندہ اشاعت میں درج کیے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

دعائے مغفرت

افسوس مکرم خواجہ عبدالواحد صاحب انصاری ساکن حیدر آباد ایک طویل عرصہ دل کے عارضہ میں مبتلا رہ کر مورخہ ۲۶/۴/۸۱ بوقت سوا پانچ بجے صبح ہسپتال میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم سلسلہ کے انتہائی مخلص خادم اور فدائی احمدی تھے۔ حکمت کے فن میں مہارت رکھنے اور اس کے ذریعہ بنی نوعِ انسان کی بے لوث خدمت کی توفیق پانے کی وجہ سے مرحوم بلاتفریق اپنے محلہ کے ہر خاص و عام کے دل میں بلند مقام رکھتے تھے جس کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ آپ کی تجہیز و تکفین میں غیر از جماعت دوستوں کی کثیر تعداد شریک ہوئی اور جنازہ کو کندھا دیا۔ نیز غیر احمدیوں کی جامع مسجد محلہ صابر نگر کے صحن میں ہی خاکسار نے مرحوم کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد غیر از جماعت دوستوں کی تھی۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے احمدیہ قبرستان میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے آپ کو غیر از جماعت افراد کے قبرستان میں امانتاً دفن کرا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ بلندیٔ درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار:۔ حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد۔

ولادت

مکرم مولوی حاتم خاں صاحب ساکن بھدرک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۲/۴/۸۱ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ موصوف مبلغ پانچ روپے مد اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے عزیز نومولود کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نیک، صالح اور خادمِ دین بننے کے لئے بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار:۔ محمد شمس الدین صدر جماعت بھدرک۔

چندہ جات کی وصولی اور مبلغین سلسلہ احمدیہ

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادِ گرامی کی روشنی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان نے یہ فیصلہ فرمایا ہوا ہے کہ آئندہ کے لئے چندہ جات کی وصولی کی نگرانی کرنا بھی مبلغین کے فرائض میں داخل ہوگا۔ اس فیصلہ کی اطلاع جملہ مبلغین کو نظارت ہذا کی طرف سے دی جا چکی ہے۔ اب بطور یاد دہانی پھر تحریر کیا جاتا ہے کہ مبلغین چندہ جات کی وصولی کے سلسلہ میں سیکرٹریانِ مال کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اور احبابِ جماعت کو مرکز کی مالی مشکلات کا احساس کروا کر مقررہ چندوں کی ادائیگی کے لئے توجہ دلاتے رہیں۔ اسی طرح سیکرٹریانِ مال سے بھی توقع اور امید کی جاتی ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے حلقہ کے مبلغ کا تعاون حاصل کرتے ہوئے اپنے اپنے فرائض کو بہتر طور پر ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱) عزیزہ امۃ المجید سلمہا بنت مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش قادیان جن کا نکاح مارچ ۱۹۷۹ء میں مکرم سید عبد الباسط صاحب ابن مکرم سید عبد العزیز صاحب مقیم نیوجرسی امریکہ سے قادیان میں ہی پڑھا جا چکا تھا، مورخہ ۱۷/۴/۸۱ کو امریکہ کے لئے روانہ ہوئیں۔ اس سلسلہ میں مورخہ ۱۶/۴/۸۱ کو مکرم ربانی صاحب کے مکان پر ایک مختصر سی دعائیہ تقریب عمل میں آئی جس میں مقامی مستورات شریک ہوئیں۔

(۲) مکرم خالد حسین صاحب کارکن نظارت امورِ عامہ قادیان جن کا نکاح مئی ۱۹۸۰ء میں عزیزہ گلنار صاحبہ بنت مکرم سید محمد عبد القیوم صاحب ساکن برہ پورہ بھاگلپور سے قادیان میں پڑھا جا چکا تھا، اپنی شادی خانہ آبادی کے لئے مورخہ ۲۵/۴/۸۱ کو قادیان سے روانہ ہوئے۔ اس سلسلہ میں مورخہ ۲۴/۴/۸۱ کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں ایک دعائیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں دولہا کی گلپوشی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے اجتماعی دعا فرمائی۔

(۳) عزیزہ تسنیم النساء سلمہا بنت مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس قادیان جن کا نکاح قبل ازیں مکرم شریف احمد صاحب ابن مکرم ماسٹر عبد الحمید صاحب ساکن امروہہ کے ساتھ قادیان میں پڑھا جا چکا تھا۔ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۰/۴/۸۱ کو بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ اس موقعہ پر سب سے پہلے بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہٗ بارات کوارٹر مہمان خانہ میں پہنچی یہاں بھی محترم حضرت امیر صاحب مقامی کی معیت میں اجتماعی دعا ہوئی جس کے بعد بچی کی رخصتی عمل میں آئی۔ خوشی کے اس موقع پر مکرم مسعود احمد صاحب انیس نے مد اعانتِ بدر میں مبلغ دس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

(۴) مورخہ ۱۱/۴/۸۱ کو مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ابن مکرم شیخ غلام مسیح صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ بھدرک جن کا نکاح قبل ازیں عزیزہ رضیہ سلطانہ سلمہا بنت مکرم قمر الدین خان صاحب ساکن سنگرپور بھدرک سے پڑھا جا چکا تھا کی تقریب شادی خانہ آبادی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ کٹک نے اجتماعی دعا کرائی۔ اگلے روز مکرم شیخ غلام مسیح صاحب کی طرف سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی مدعو تھے۔ خوشی کی اس تقریب پر مکرم شیخ غلام مسیح صاحب نے بطور شکرانہ مبلغ بیس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ ـــــ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام رشتوں کو جانبین کے لئے ہر جہت سے موجبِ خیر و برکت بنائے آمین۔

ایڈیٹر بدر قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURER & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپل کا واحد مرکز
مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-
چپل پروڈکٹس
۲۹/۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS - 600004.
Phone No. 76360.

لازمی چندہ جات کی فرضیت اور اہمیت

خاکسار نے گزشتہ دِنوں جماعت ہائے احمدیہ بہار - بنگال - اُڑیسہ کے مالی دورہ کے وقت یہ محسوس کیا ہے کہ بعض افرادِ جماعت کو لازمی چندہ جات کی فرضیت و اہمیت کا علم نہیں ہے - اور بعض احباب اگرچہ لازمی چندہ جات کی فرضیت اور اہمیت کو سمجھتے ہیں - لیکن اپنی صحیح آمد پر لازمی چندہ کی باشرح ادائیگی کے اہم فریضہ کو نظر انداز کر رہے ہیں - جس کی وجہ سے ہمارے یہ بھائی ایک بہت بڑی نیکی سے محروم ہیں - اگرچہ دورہ کے دوران لازمی چندہ جات کی باقاعدہ اور باشرح ادائیگی کی طرف احبابِ جماعت کو توجہ دلائی گئی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں کو اپنی صحیح آمد پر اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کی باقاعدہ اور باشرح چندہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔ تاہم مقامی صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے کہ وہ بار بار اپنی اپنی جماعتوں کے مخلص احباب کو اس کی طرف توجہ دلائیں - مبلغین کرام بھی اپنے خطبات اور درس و تدریس کے مواقع پر باقاعدہ اور باشرح چندہ ادا کرنے کی احبابِ جماعت کو تلقین کرتے رہیں ۔ تاکہ جماعت کا ہر فرد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے مقرر کردہ معیار کے مطابق مالی قربانی میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کا وارث بن سکے -

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کریگا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اُس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی - کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا ہے - بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے - پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا - یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اُس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بُلاتا ہے "

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۴)

پس اس نوٹ کے ذریعہ جملہ احبابِ جماعت مقیم بھارت جو اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ اور باشرح نہیں ہیں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان کے مقرر کردہ معیار کے مطابق مالی قربانیاں کر کے خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے والے بنیں - اللہ تعالیٰ اُن کے رزق اور اموال میں بہت برکت ڈالے گا - انشاء اللہ تعالیٰ - جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد میں بشارت دی گئی ہے ؁

ناظر بیت المال آمد - قادیان

فارم اصل آمد کی اہمیت

موصی احباب اور عہدیداران جماعت کا فرض

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۸۱ء کو ختم ہو چکا ہے - قواعد کی رُو سے موصی صاحبان کی خدمت میں فارم اصل آمد پُر کرنے کے لئے بھجوائے جارہے ہیں - اس سلسلہ میں قاعدہ نمبر ۲۰۹ کے الفاظ درج ذیل ہیں :-

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہہ اس کی وصیت کو منسوخ کر دے . جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدیدار نہیں بن سکے گا "

عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات سے ضروری گزارش ہے کہ وہ اس اعلان کو جماعت کے تمام موصی احباب تک پہنچانے کا انتظام کریں - اور فارم اصل آمد پُر کرنے کی طرف توجہ دلائیں - تا موصی حضرات میں سے کوئی حصہ آمد کا موصی ایسا نہ رہے جو امسال فارم اصل آمد پُر کر کے دفتر ہذا کو نہ بھجوائے ؁

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

منظوری انتخاب لجنہ اماء اللہ براہ پورہ (بھاگلپور)

لجنہ اماء اللہ براہ پورہ (بھاگلپور) کی مندرجہ ذیل عہدیداران کو تین سال یعنی ستمبر ۱۹۸۳ء تک کی منظوری دی جاتی ہے - اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران کو بہترین رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین ؁

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

صدر لجنہ : محترمہ طلعت جہاں صاحبہ	نائب صدر : محترمہ فاطمہ خاتون صاحبہ
سیکرٹری مال : " نور الاسلام صاحبہ	سیکرٹری تعلیم : " طلعت جہاں صاحبہ

سیکرٹری ناصرات : محترمہ امۃ الکریم صاحبہ

دنیوی نعمتیں اور مطالبات تحریک جدید

ایک مخلص احمدی کو اپنے محبوب امام سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بابرکت اور زرّیں ارشاد بخوبی یاد رہتا ہے کہ :-

"اِس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے - اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں - اور اخراجات کم کر دیں . تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آرڈر آئے وہ تیار ہو "

ریڈیو اور ٹیلیویژن سے بے جا شغف بھی مالی قربانی میں روک بن سکتا ہے - آپ کا اسلامی اور اشاعتِ اسلام کی ضروریات مقتضی ہیں کہ آپ پہلے چندہ تحریکِ جدید دیں اور پھر ایجاداتِ حاضرہ سے جائز فوائد حاصل کریں -

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسابقت بالخیرات کی توفیق عطا کرے - اور اسے قبول فرمائے - اللّٰھم آمین -

نوٹ :- تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے نام دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے فارم ارسال کیا جارہا ہے - اسے مکمل کر کے جلد مرکز ارسال کریں ؁

مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اعلانات نکاح

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ نے بمقام ہوسان ضلع اودھم پور مندرجہ ذیل تین نکاحوں کا اعلان کیا :-

(۱) مکرم محمد امین صاحب ولد مکرم عبد الرحمٰن صاحب صدر جماعت ہوسان کا نکاح عزیزہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد ابراہیم صاحب نمبردار حلقہ چک کھلوڑ سنگلی کوٹ کے ہمراہ مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر پر -

(۲) مکرم منیر احمد صاحب ولد مکرم محمد شریف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ہوسان کا نکاح عزیزہ حنیفہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد الرحمٰن صاحب صدر جماعت ہوسان کے ہمراہ مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر پر -

(۳) مکرم محمد ایوب صاحب ولد مکرم عبد الرحمٰن صاحب کا نکاح عزیزہ حلیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ ہوسان کے ہمراہ مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر پر -

خوشی کے اس موقع پر بطور شکرانہ اعانت بدر میں مکرم محمد امین صاحب نے دس روپے مکرم منیر احمد صاحب نے دس روپے اور مکرم محمد ایوب صاحب نے دس روپے ادا کئے ہیں - فجزاھم اللہ خیرًا -

قارئین بدر سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان تمام رشتوں کو بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے - اللّٰھم آمین ؁

(ایڈیٹر بدر)